



ہجری تقویم

اسلامی کیلنڈر کا آغاز کب ہوا؟

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
جنہیں داؤد علیہ السلام کی سی پر سوز آواز عطا کی گئی



فلسطین

اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لیے
اقوام متحدہ اپنا کردار ادا کرے

امیر محمد فیاض فیاضی

سانحہ حرم و منی

سیاسی رنگ دے کر مذموم مقاصد
کے حصول سے گریز کیا جائے!

نذر کو پورا کرنا.....؟

طلاق بذریعہ موبائل فون.....؟

صبح کی سنتوں کے بعد لیٹنا.....؟

مکتبہ
الہیہ
پاکستان
کراچی

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

کامیاب انسان

﴿إِنَّمَا تَوْفِقُونَهُ أَجُودُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ دُخِيزَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ قَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (آل عمران)

”قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے۔ پس جو شخص آگ سے بنادیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا بے شک وہی کامیاب ہے۔ اور (یاد رکھو کہ) دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔“

ہر انسان اپنے لیے کامیابی کا خواہاں ہوتا ہے اور حصول کامیابی کے لیے تگ و دو اور محنت و مشقت کرتا ہے۔ لیکن عقل مند انسان وہ ہے جو حقیقی اور مستقل کامیابی کے حصول کے لیے کوشش کرے ایسی کامیابی کہ جس کے بعد ناکامی کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔ دنیا میں رہتے ہوئے انسان عارضی نفع اور تھوڑے سے فائدہ کے لیے بھی دن رات سوچ و بچار کرتا ہے اور اس کے باوجود اسے پورا اوق نہیں ہوتا کہ وہ اس فائدہ کو پا لے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی دائمی کامیابی اور ابدی منافع کی طرف قرآن میں رہنمائی کر دی ہے کہ جس کے بعد نامرادی نہیں اور اس کا حصول بھی کسی قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے اور حقیقت میں یہی اصل کامیابی ہے:

﴿قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (الباقدة)

”اس دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا“ ان کو ایسے باغات میں ٹھہرایا جائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔“

اور یہ کامیابی ان کا مقدر رہنے لگی جنہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کی مرضی والی اور رسول ﷺ کی اطاعت والی زندگی گزاری ہوگی:

﴿إِنَّ أَوَّلَآئِكَ اللَّهُ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (یونس)

”یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ وہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز کیے رکھا۔ ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں بدلنا نہیں کرتیں اور یہی بڑی کامیابی ہے۔“

دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں بھائے رکھنا، حق اور سچ کا ساتھ دینا اس کے پیچھے ہوئے رسول ﷺ کی اطاعت کے ذریعے اللہ کی رضا کا متلاشی رہنا ہمارے لیے حقیقی اور ابدی کامیابی کا ضامن ہے اور ایک مومن کے سامنے اسی کامیابی کا حصول ہدف زندگی ہونا چاہیے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

صدقہ کی ترغیب

[عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضِرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔" (ابوداؤد)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان نے کسی برہنہ بدن مسلمان کو پسینے کے لیے لباس دیا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا، جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کی سیل بند (مہرزدہ) مشروب پلائے گا۔“

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کو صدقہ دینے کی طرف رغبت دلائی ہے کہ جو شخص صدقہ کرے گا اسے دنیا میں مشکلات سے نجات اور آخرت میں اس کا نعم البدل عطا ہوگا۔ صدقہ کرنے کے نتیجے میں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر انعام و اکرام سے نوازے گا۔ آج کل پاکستان کی اکثر آبادیاں سیلاب کی وجہ سے بہت پریشان ہیں، اکثر کے پاس سر چھپانے کے لیے چھت نہیں تو کوئی دو وقت کی روٹی کو ترس رہا ہے۔ سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے مگر بستر، لحاف اور بدن کے لیے لباس نہیں۔ ان حالات میں ہر پاکستانی شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان پریشان اور مفلوک الحال لوگوں کو لباس پہنائے۔ انہیں کھانا کھلائے اور ان کے لیے صاف پانی کا انتظام کرے۔ ننگے بھوکے اور پیاسوں کی ضرورت کو پورا کرنا تعاون بھی ہے اور قابل جزا بھی۔ ضرورت مند کو لباس پہنا دینے سے جنت کا سرسبز لباس ملے گا۔ بھوکے کو کھانا کھلا دینے سے جنت کے پھل ملیں گے اور پیاسے کی پیاس دور کر دینے سے جنت کی سیل بند شراب پینے کو ملے گی۔ صدقہ سنت نبوی کے مطابق ہو یعنی وہ چیز اللہ کی راہ میں دی جائے جو اپنے آپ کو پسند ہے۔ رضائے الہی پر مبنی اور ریا کاری سے پاک ہو تو اللہ اسے قبول کرتا ہے جب تک ایک انسان اپنے مجبور و پریشان بھائی کی امداد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے اور آخرت میں جزا بھی دے گا۔

اسلامی سال نو!

دنیا کی مختلف قومیں اپنے سال نو کے آغاز پر خوشی و مسرت اور فرحت و شادمانی کی تقریبات ترتیب دیتی ہیں اور اس قسم کی تقریبات سے وہ یہ ذل پکڑتی ہیں کہ اللہ کرے ہمارا پورا سال ایسی مسرتوں، شادمانیوں اور خوشیوں میں گزرے مگر اسلام میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ ماہ محرم الحرام سے اسلامی سال نو کا آغاز ہوتا ہے جو ہجری کا پہلا مہینہ ہے۔ اس مہینہ کی آمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مدینہ کی تلخ یادیں بھی تازہ ہو جاتی ہیں۔ جب مشرکین مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنا کر آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اس ناپاک منصوبہ کی تمام انسانی تدبیریں ناکام ہو گئیں اور الہی تدبیر کامیاب ہو گئی۔ سازشی لوگ آدمی رات سے بعد وقت مقررہ سے انتظار میں تھے لیکن ہوتا وہی کچھ ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ جو پوری کائنات کا خالق و مالک ہے جسے وہ زندہ رہنا چاہیے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ جسے وہ پکڑنا چاہے اسے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت پات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: **وَإِذْ يُمَكِّرُكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ** یعنی ”وہ موقع یاد کرو جب کفار تمہارے خلاف سازش کر رہے تھے تاکہ تمہیں قید کر دیں یا قتل کر دیں یا نکال باہر کریں اور وہ لوگ داؤ چل رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔“ (الانفال: ۳۰)

حکم الہی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لے آئے مشرکین کی سنگین جبریہ اور ایک مٹھی سنگریزوں والی مٹی لے کر ان کے سروں پر ڈالی اللہ نے ان کے آگے رکاوٹ کھڑی کر دی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہینہ نہ سکے۔ اس طرح آپ سیدنا ابوبکر صدیق کو ساتھ لے کر غار ثور پہنچ گئے اور کفار اپنے منصوبہ میں ناکام و نامراد تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تین دن ٹھہرنے کے بعد مدینے کا سفر اختیار کیا اور بحریہ مدینہ پہنچ گئے۔ ماہ محرم الحرام حرمت والا مہینہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے: **(تَرْجَمَ)** تحقیق مہینوں کی شہادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ مہینے ہیں جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ ان چار مہینوں میں سے ایک محرم الحرام ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ اس مہینہ میں اسلام کی دو جلیل القدر شخصیتیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہادت نوش کر گئیں۔ دونوں شخصیتیں مسلمانوں کی انتہائی محترم با عظمت باوقار اور بلند مقام کی حامل ہیں۔ تاریخ اسلام ایسی پاکیزہ ہستیوں سے مزین ہے جنہوں نے اس پودے کو جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اگایا تھا اسے اپنا خون دے کر سیرھا۔ یہ حقیقت ہے کہ دین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و کردار میں شب و روز اور صبح و شام کی مسووفیات کا نام ہے۔ جو امور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں وہ دین نہیں اور جو چیزیں دین نہیں ان سے مسلمان و اجتناب کرنا ضروری ہے۔ بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے تو وہاں کے یہود کو دسویں محرم کا روزہ راشتے ہوئے دیکھا اور ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس تاریخ کو موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ اس لیے وہ اس خوشی میں اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَنْحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَىٰ مِنْكُمْ** یعنی ”ہم موسیٰ علیہ السلام کی خوشی منانے میں زیادہ حقدار ہیں۔“ آئندہ ہم نوویں دسویں تاریخ دونوں کا روزہ رکھیں گے تاکہ یہود کی مخالفت ہو جائے۔ آخر میں ہمیں قومی ذرائع ابلاغ سے گلہ ہے کہ یہ قومی ادارے پورے قوم کے جذبات و احساسات سے ترہمان ہوتے ہیں۔ پوری قوم انہیں وسائل مہیا کرتی ہے لیکن بڑے دکھ کی بات ہے کہ جو نبی محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے تو یہ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ چند دوستوں کے جذبات کے ترہمان بن جاتے ہیں اور بعض چیزیں ایسی بھی سامنے آ جاتی ہیں جو جمہور مسلمانوں کے عقائد سے مطابقت نہیں رکھتیں اور ان کی آزار دہی ہوتی ہے۔ حکومت کو اس طرف توجہ دینا چاہیے۔

آپ جانتے ہیں کہ امن عامہ کے اعتبار سے ملکی حالات کوئی ایچسے نہیں اللہ کرے محرم الحرام پر امن عامہ پر گزرے۔ ویسے سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ نے حکومت کو یہ بڑی اچھی تجویز دی ہے کہ دسویں محرم کا یہ روزہ



☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس

ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 اداریہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 مقاصد حج... ساخڑی... (خطہ حرم)
- 11 ہجری تقویم... اسلامی کیلنڈر کی خصوصیات
- 13 ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
- 14 ساخڑی حرم وٹی
- 16 سیدنا ابوبکر اشعری
- 18 یوزف نیکان... مولانا قاری محمد رمضان
- 20 تجربہ کتب
- 21 طب و صحت
- 23 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جلد خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زر منجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

- سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
پندرہ ماہی 550/- روپے
دو سالانہ 5500/- روپے
نی پیرچہ 15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المسٹر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ایسے جلوس متعلق مقامات کی چار دیواری تک محدود کر دیئے جائیں تاکہ بد مزگی کا خدشہ نہ رہے اور ہر قسم کی دہشت گردانہ کارروائی سے محفوظ رہا جاسکے۔

امریکی جارحیت روکنے کے لیے اقوام متحدہ اور عالمی برادری اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ پروفیسر ساجد میر

لاہور۔ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مظلوم فلسطینیوں پر اسرائیل نے ظلم و درندگی کی انتہا کر دی ہے۔ فلسطینیوں پر حملے کسی ملک، کسی قوم یا کسی مذہب کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ انسانیت پر حملے ہیں۔ عالمی طاقتوں کی خاموشی فلسطین کے مسئلہ کو دبا نہیں سکتی۔ کشمیر میں انڈیا ظلم کر رہا ہے تو افغانستان میں امریکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہا ہے۔ اسرائیل فلسطین میں مسلمانوں پر ظلم کر رہا ہے تو عراق میں امریکہ ظلم کر رہا ہے۔ طاقتور قومیں سوچی سمجھی سازش کے تحت مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں۔ ایسے حالات میں پاکستان سمیت دنیا بھر کے اسلامی ممالک مل کر OIC کو فعال اور مضبوط بنائیں اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف بھرپور اور موثر آواز بلند کریں۔ اتوار کے روز مرکزی دفتر میں علماء کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ جب تک اسلامی ممالک ایک بلاک کی شکل میں اپنا ٹھوس موقف دنیا کے سامنے نہیں رکھیں گے تب تک عالمی سازشیں مسلمانوں کو نقصان پہنچاتی رہیں گے۔ ہم فلسطینی مجاہدوں کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں، قدس کی آزادی تک اور اسرائیل کی بربادی تک ہم فلسطینیوں کی حمایت جاری رکھیں۔ اقوام متحدہ امریکہ کی ناجائز اولاد کے سامنے بے بس نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک کے سربراہان مصلحت کوئی کی چادر اتار کر غیرت دینی کا مظاہرہ کریں۔ اسرائیل کو جارحیت سے روکنے کیلئے اقوام متحدہ اور عالمی برادری اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ فلسطین پر اسرائیلی درندگی کیخلاف مسلم حکمرانوں کو خاموشی توڑ کر آواز بلند کرنی چاہئے۔ معصوم اور نوجوان فلسطینیوں پر ظلم و بربریت کیخلاف امت مسلمہ اتحاد کا مظاہرہ کرے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اسلامی سربراہی کا فرائض اور اقوام متحدہ فلسطین پر اسرائیلی مظالم بند کروانے میں کردار ادا کرے۔ اسرائیل مسلسل انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ فلسطین پر حملہ انسانیت پر حملہ ہے۔

بھارت میں جانوروں کی پوجا اور انسانوں کو زندہ جلایا جا رہا ہے۔ پروفیسر ساجد میر

لاہور۔ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بھارت میں جانوروں کی پوجا اور انسانوں کو زندہ جلایا جا رہا ہے جن سے سیکولر بھارت کا چہرہ ایک بار پھر بے نقاب ہو گیا ہے۔ مودی کے آنے سے بھارت میں اقلیتوں پر حملے بڑھ گئے ہیں۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ راشٹریہ سیوک سنگھ اور وشوا ہندو پریشد جیسی انتہا پسند تنظیموں کی طرف سے مذہب کی جبری تبدیلی کے واقعات بھی رونما ہو رہے ہیں۔ 4 ہزار مسیحی خاندانوں اور ایک ہزار مسیح گھرانوں کے افراد کو اتر پردیش میں ”گھر واپسی“ کے نام سے چلائی جانے والی مہم میں جبری ہندو بنانے کا اعلان سب کے سامنے ہے۔ انہوں نے کہا کہ باوجود ایک سیکولر جمہوریت ہونے کے بھارت اقلیتوں کو تحفظ اور انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے، جس سے اقلیتوں کے خلاف جرائم کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں خاموش ہیں۔ اقوام متحدہ کشمیر اور بھارت میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان اس وقت بھارتی جنونیت سے اپنی سلامتی کو لاحق ہونیوالے خطرات کی زد میں ہے۔ بھارتی دہشتگردی کیخلاف پیش کئے گئے تمام ثبوتوں اور شواہد کے باوجود اقوام متحدہ بھارتی جنونیت روکنے کیلئے کوئی کردار ادا نہیں کر رہا۔ یہ تاثر تقویت پکڑ رہا ہے کہ یو این او ایک بے عمل ادارہ بن کر رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی سیاست دان مساجد کو محض عمارتیں قرار دے کر کسی بھی وقت مسمار کیے جانے کی دھمکی دے رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ مساجد عبادت گاہیں نہیں عمارتیں ہیں جسے کسی بھی وقت مسمار کیا جاسکتا ہے۔ عیسائی اقلیت بھی انتہا پسند ہندوؤں کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہیں، مساجد اور چرچ دونوں غیر محفوظ ہیں۔ پھر سمجھوتہ ایکسپریس کی جبری واپسی پاکستان اور مسلمانوں سے عصبيت کی بدترین مثال ہے۔

مسلم عدالت سودی نظام کا خاتمہ نہیں کرے گی تو کیا غیر مسلم عدالت کرے گی؟ پروفیسر ساجد میر

اپنے رد عمل میں ان کا کہنا تھا کہ عدالت سودی نظام کا متبادل مانگ سکتی ہے۔ اس دلیل کی بنیاد پر کہ کس شرعی عدالت میں زیر سماعت ہے، خارج کر دینا سمجھ سے بالاتر ہے۔ سود کے متعلق یہ کہنا کہ جو نہیں لینا چاہتا نہ لے اور جو لے رہا ہے اسے اللہ پوچھے گا بھی مناسب توجیح نہیں ہے۔ مسلمان ریاست کی عدالت سودی نظام کا خاتمہ نہیں کرے گی تو کیا غیر مسلم ریاست کی عدالت کرے گی؟ سود ہے ہی حرام یہ بات کسی کو منوانے کے لیے مدرسہ کھولنے یا سبق دینے کی ضرورت نہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ریاست کے کسی بھی شہری کو غیر شرعی اور غیر قانونی سرگرمی کو روکنے کے لیے عدالت سے مدد لینے کا حق ہے۔ عدالت آئین پاکستان جس میں حاکمیت الہیہ کو تسلیم کیا گیا ہے کی بنیاد پر فیصلے کرنے میں با اختیار ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سودی نظام کے خلاف کیس کے اخراج سے انہیں مایوسی ہوئی ہے۔

جناب
مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلمان کلاونی میاں جنس خاتون پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

طلاق بذریعہ موبائل

سوال

میں نے اپنی بیوی کو موبائل فون پر بذریعہ میسج طلاق دی طلاق کے ایک دن بعد رجوع کر لیا، جرگہ نے لڑکی کو صلح کے لیے دس دن کی مہلت دی لیکن وہ صلح کے لیے آمادہ نہ ہوئے میں نے اس کے بعد البتہ میں کیا ایسے حالات میں کیا طلاق ہو چکی ہے؟

جواب

ہمارے معاشرے کا یہ المیہ ہے کہ ہم نے طلاق کو باز مچنے اطفال بنا رکھا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس انداز طلاق کو بنظر تحسین نہیں دیکھا۔ چنانچہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے اللہ کے قوانین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے آدمی اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھ سے رجوع کر لیا میں نے تجھے طلاق دی۔“ (بیہقی: ج 2، ص 322)

صورت مسئلہ میں بھی اسی طرح کا معاملہ ہے موبائل فون سے بذریعہ میسج طلاق دی پھر اگلے دن رجوع کر لیا جبکہ لڑکی اس کے گھر آباد ہونے کے لیے تیار نہیں۔ بلاشبہ نکاح کے بعد طلاق دینے کا اختیار خاوند کو ہے جبکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طلاق دینا تو اسی کا حق ہے جس نے پنڈلی کو پکڑا۔“ (ابن ماجہ الطلاق: 2081) ”پنڈلی پکڑنا“ ان بے تکلفانہ تعلقات کی طرف اشارہ ہے جو خاوند اور بیوی میں ہوتے ہیں اس سے مراد خاوند ہے۔ اس نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے طلاق دی ہے اور اس طرح طلاق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ طلاق کے بعد رجوع کرنا بھی اس کا حق ہے بشرطیکہ گھر آباد کرنے کا ارادہ ہو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان کے شہر تعلقات درست کرنے پر آمادہ ہوں تو وہ دوران عدت میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔“ (البقرہ: 48)

سائل نے طلاق دی پھر رجوع کر لیا اب مطلقہ بیوی اس کی زوجیت میں واپس آ چکی ہے اگر وہ اپنے خاوند سے خلاصی چاہتی ہے تو اسے خلع لینے کا اختیار ہے لیکن یہ اقدام کسی معقول وجہ سے ہونا چاہیے کیونکہ بلاوجہ خلع لینا بھی ایک سنگین جرم ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ”جس عورت نے بغیر سخت مجبوری کے اپنے خاوند سے طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“ (ابوداؤد الطلاق: 2226)

صورت مسئلہ میں طلاق اور رجوع دونوں شریعت کے مطابق ہیں عورت کو چاہیے کہ جہاں تک خلع سے بچ کر گھر بسانا ممکن ہو اس کی کوشش کرے۔ اسی طرح مرد کو بھی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حتی الوسع طلاق جیسے اقدام سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

نذر کا پورا کرنا

سوال

میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میری بیٹی امتحان میں اچھی پوزیشن سے پاس ہوئی تو میں دو ماہ کے روزے رکھوں گی لیکن چند دن روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ میں اسے پورا نہیں کر سکوں گی اب میرے لیے شریعت میں کیا حل ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب

دین اسلام میں نذر کی دو اقسام ہیں: ﴿نذر مطلق﴾ ﴿نذر مشروط﴾ نذر مطلق یہ ہے کہ انسان کسی قسم کی شرط کیے بغیر اللہ کے لیے کوئی کام کرنے کی نذر مان لے جیسا کہ حضرت عمران کی بیوی نے نذر مانی تھی کہ ”اے اللہ! میں اس بچے کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا۔“ (آل عمران: 35)

اللہ تعالیٰ نے ایسے بندوں کی تحسین فرمائی ہے جو اس قسم کی نذر کو پورا کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ میرے وہ بندے ہیں جو دنیا میں نذر پوری کرتے ہیں۔“ (الہر: 6) نذر مشروط یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے سودا بازی کرتا ہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اللہ کے لیے یہ کام کروں گا۔ جیسا کہ صورت مسئلہ میں مشروط نذر مانی گئی ہے۔ اس قسم کی نذر کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ایسی نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر کے معاملہ میں کوئی فائدہ نہیں دیتی البتہ اس کے ذریعے ایک بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے۔“ (مسلم النذر: 2221) اس قسم کی نذر کے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر پورا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو اتنا کفارہ دے دیا جائے جتنا قسم کا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

گرامی ہے: ”نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔“ (مسلم النذر: 2223) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”جس نے کسی ایسی چیز کی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔“ (ابوداؤد الایمان والنذر: 3222)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ پیدل حج کرے گی تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی نذر کا کفارہ دے دے۔“ (ابوداؤد الایمان والذکر: ۳۳۰۳)۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو اوسط درجے کا کھانا کھلایا جائے یا انہیں لباس دیا جائے یا ایک غلام آزاد کیا جائے اور جو ان کی استطاعت نہیں رکھتا وہ تین دن کے روزے رکھ لے۔“ (المائدہ: ۸۹)۔ صورت مسئلہ میں اس وضاحت کے مطابق عمل کیا جائے۔ واللہ اعلم!

صبح کی سنتوں کے بعد لیٹنا

سوال صبح کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا ایسا کرنا ضروری ہے؟ نیز اس دوران میں دعائے نور پڑھی جاتی ہے کتاب وسنت میں اس دعا کا پڑھنا ثابت ہے، تفصیل سے اس مسئلہ کے متعلق وضاحت کریں۔

جواب صبح کی دوست کے بعد لیٹنے کے متعلق ہمارے ہاں افراط و تفریط پایا جاتا ہے، بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا ضروری ہے اور صحت نماز کے لیے شرط ہے جیسا کہ امام ابن حزم کا موقف ہے۔ (زاد المعاد: ج ۱ ص ۳۱۹)۔ جبکہ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے اسے شیطان کا لیٹنا قرار دیا ہے جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ (فتح الباری ج ۳ ص ۵۶) امام بخاری نے اس کی مشروعت کو بیان کرنے کے لیے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”صبح کی دوست کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا۔“ (بخاری التہجد باب نمبر ۲۳) اس عنوان کو ثابت کرنے کے لیے آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث پیش کی ہے آپ نے فرمایا کہ ”رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دوست پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاتے۔“ (بخاری التہجد: ۱۱۶۰)۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا امر بھی وارد ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی فجر سے پہلے سنتیں پڑھے تو چاہیے کہ وہ اپنی دائیں جانب لیٹ جائے۔“ (ابوداؤد الطہوع: ۱۲۶۱)

اس حدیث سے بعض اہل علم نے اس کے واجب ہونے کا مسئلہ کشید کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ مذکورہ امر وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے۔ کیونکہ بعض اوقات رسول اللہ ﷺ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ جیسا کہ خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دوست پڑھ لیتے تو اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ گفتگو کرتے بصورت دیگر آپ لیٹ جاتے۔“ (بخاری التہجد: ۱۱۶۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا ضروری نہیں، بہر حال صبح کی دوست پڑھنے کے بعد لیٹنا مشروع ہے اور اسے خلاف سنت یا بدعت قرار دینا صحیح نہیں۔ ہمارے ہاں عام طور پر دوستوں کے بعد لیٹنے کے دوران دعائے نور پڑھنے کا رواج ہے اس کا کسی حدیث میں ذکر نہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے اس دعا کا پڑھنا ثابت ہے لیکن محل کی تعیین کے متعلق حسب ذیل روایات ہیں:

۱: تہجد سے فراغت کے بعد (الادب المفرد: ۶۹۶)



۲: نماز یا سجدہ میں۔ (مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۱۸۷)

۳: فجر کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے۔ (مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۱۹۱)

بہتر ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے سے پہلے اس دعا کو پڑھ لیا جائے کیونکہ دل کی نرمی اور اس میں گداز پیدا کرنے کے لیے یہ دعا کیا اثر ہے۔ واضح رہے کہ دعا نور سے مراد اللھمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُورًا الی آخرہ ہے۔“

فجر کی سنتوں کے بعد درج ذیل دعا کا پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے: اللھمَّ رَبِّ جِبْرِیلَ وَاسْرَافِیلَ وَمِیْکَائِیلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِیِّ ﷺ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔“ اے حضرت جبریل، حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل اور حضرت محمد ﷺ کے رب! میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (مسند رک الخاکم: ج ۳ ص ۶۲۲)۔ اے تین مرتبہ پڑھا جائے۔ واللہ اعلم!

مسئلہ وراثت

سوال ایک آدمی فوت ہوا پس ماندگان میں بیوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں اس کی جائیداد 80 لاکھ روپیہ ہے، قرآن وسنت کے مطابق اسے کیسے تقسیم کیا جائے گا۔ اس کی وصیت یا اس کے ذمے کوئی قرض وغیرہ نہیں۔

جواب سب سے پہلے اس کی بیوہ کا آٹھواں حصہ نکالا جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر میت کی اولاد نہ ہو تو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲) اس کے بعد باقی ماندہ رقم کو سات حصوں میں تقسیم کیا جائے، ان سے دو حصے ایک بیٹے کو اور ایک ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمہاری اولاد کے متعلق اللہ حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔“ (النساء: ۱۱) صورت مسئلہ میں ۱۰ لاکھ بیوہ کا ہے جو کل رقم کا آٹھواں حصہ ہے۔ باقی ستر لاکھ کے سات حصے کیے جائیں تو ایک حصہ دس لاکھ کا بنتا ہے ان سے دو حصے یعنی بیس لاکھ فی لڑکا اور دس لاکھ ایک لڑکی کو دے دیا جائے۔ اس طرح مذکورہ رقم کو تقسیم کر لیا جائے۔ واللہ اعلم!



مقاصد حج، سانچہ منی، نیک اعمال کی توفیق

جناب حافظ یوسف سراج

نظر ثانی

جناب محمد ہاشم یزانی / جناب عبدالقیوم عبدالستار

حرم

حمد وثناء کے بعد:

اے امت مسلمہ! ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں نیکیوں کا موسم بہار عطا فرما کر اپنے نیک بندوں کا موسم میں نیک کام کرنے کی توفیق سے نوازا۔ اے حجاج کرام! مبارک ہو کہ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، اللہ تعالیٰ آپ کی عبادت قبول کرے اور آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ کو بحفاظت اور صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو واپس لے جائے۔ اب آپ لوگ مدینہ طیبہ تشریف لائے ہوئے ہیں تو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کی آمد مبارک ہو اور آپ کے روز و شب کو اللہ تعالیٰ سعادت و خوش بختی سے بھر دے۔

قدم رہیں اور ہر وقت اللہ بزرگ و برتر کے اطاعت گزار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ سے فرماتا ہے: ”پس اے محمد، تم، اور تمہارے وہ ساتھی جو (کفر و بغاوت سے ایمان و طاعت کی طرف) پلٹ آئے ہیں، ٹھیک ٹھیک راہ راست پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے۔“ (ہود: 112) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”تم سیدھے اسی کا رخ اختیار کرو اور اس سے معافی چاہو۔“ (فصلت: 6) بندہ مسلم کی تو ساری زندگی نیکیوں کا موسم بہار ہونا چاہیے، اسے ہر حال میں زمین و آسمان کے رب کی

مضبوطی سے راسخ کر دیا جائے اور انسان کی ایسی تربیت ہو کہ وہ ہر حال میں توحید الہی پر گامزن رہے۔ ظاہری و باطنی، قول، عمل اور اپنے رویے کے لحاظ سے وہ یکا تو حید پرست نظر آئے، اس کی عاجزی و انکسائی، جہنما ساف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

حج ایک ایسی عملی مشق ہے جو انسان کے دل و دماغ اور جسم کے تمام اعضاء کو توحید الہی سے معمور کر دیتی ہے۔ جس سے بندگی، خشیت، تعظیم، ہیبت، دعا، محبت، امید، توکل، اعتماد، رجوع اور تسلیم و اطاعت میں انسان صرف اور صرف اللہ ہی کو حق دار سمجھتا ہے اور ایسی توحید خالص اسے نصیب ہوتی ہے جو نفس انسانی کو خرافات اور توہمات سے بچا لیتی ہے۔

حج کا سب سے بڑا سبق اور درس یہ ہے کہ اس سے انسان کو خالق کائنات کی تعظیم کا سلیقہ آجاتا ہے۔ اس کے سامنے جھکنے اور اس کی محبت کے حصول کا ڈھنگ وہ سیکھ لیتا ہے۔

بندگان خدا! نیک اعمال کی توفیق مل جانا بہت بڑا انعام ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا مزید شکر ادا کرنا بنتا ہے۔ اس شکر کا تقاضا ہے کہ مستقبل میں انسان نیکی اور تقویٰ پر مداومت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر پختگی اختیار کرے۔ بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کرے، توحید الہی پر استقامت اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں ثابت قدمی کا اظہار کرے۔ امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا: حج مبرور کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ”یہ کہ حج کے بعد تو دنیا میں بے رغبتی اور آخرت میں رغبت اور شوق اختیار کرنے والا بن جائے۔“

خوشنودی کے حصول کی طرف پیش قدمی کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ سے یہی فرمایا ہے کہ:

”کہو، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سراطاعت جھکانے والا میں ہوں۔“ (الانعام: 162-163)

رسول اللہ ﷺ نے بھی صحابی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔“ برادران اسلام! حج بیت اللہ کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ توحید کے معانی و مفہیم کو انسانی دل و دماغ میں

امام ابن رجبؒ نے بیان کیا ہے کہ: حج بیت اللہ کے بعد ایک شخص کا نفس اسے برائی پر آمادہ کرنے لگا تو اسے غائبانہ آواز سنائی دی: ”اے فلاں! کیا تم نے حج نہیں کیا؟!“

بندگان خدا پر ضروری ہے کہ وہ صراطِ مستقیم پر ثابت

حج کا سب سے بڑا سبق اور درس یہ ہے کہ اس سے انسان کو خالق کائنات کی تعظیم کا سلیقہ آجاتا ہے، اس کے سامنے جھکنے اور اس کی محبت کے حصول کا ڈھنگ وہ سیکھ لیتا ہے۔ بنیادی طور پر شرک اور اس کے تمام وسائل و ذرائع سے بچنے کا یہی واحد راستہ ہے، اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے آیات حج کے بیچ اس مسئلے کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا، اب یا تو اسے پرندے اُچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھرے اڑ جائیں گے۔“ (الحج: 31)

بندہ مومن کی یہ شان ہوتی ہے کہ مصیبت میں نصرت و مدد کے لیے وہ صرف اللہ ہی کو پکارتا ہے اور تنگی و پریشانی میں جائے پناہ کے لیے بھی صرف اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے، کیونکہ اسے یقین ہے کہ نفع و نقصان صرف

اور صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: "کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اُسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔" (النمل: 62)

غیر اللہ سے دعا کرنا، مردوں سے مدد طلب کرنا، اولیاء اور نیک لوگوں سے دعائیں مانگنا، ان کے نام کی نذر و نیاز دینا، ان کی قبروں کا طواف کر کے ان کی عبادت کرنا، ان کے عالم الغیب یا نفع و نقصان کے مالک ہونے کا عقیدہ رکھنا اور ان کے لیے کوئی ایسا اختیار ماننا جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے شایان شان ہو، یہ سب باتیں توحید الہی کی نفی کرتی ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان مشرک ہو جاتا ہے۔

جادو، جادوگروں اور شعبہ باز لوگوں کی خرافات کی تصدیق کرنا اور کائناتوں اور نجومیوں کی بات کا یقین کرنا بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اس کے اس فرمان پر امتقاد کامل رکھیں کہ: "اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے، اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (الانعام: 17)

چنانچہ ہم مدد اور دعا کے لیے صرف اور صرف اللہ ہی کی طرف رجوع کریں۔ بخاری شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "اگر کسی شخص کو اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے دعا مانگنے کا بھی عقیدہ رکھتا تھا، تو وہ جہنم میں جائے گا۔"

اے امت مسلمہ! منیٰ میں بھگدڑ سے جو حادثہ پیش آیا ہے، ہر مسلمان اس کا دکھ درد محسوس کر رہا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر ہم اس کی حمد ہی بجا لاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فوت شدگان کی مغفرت فرمائے اور انہیں شہداء کے درجے پر فائز کرے۔ یہ اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے ان کے لیے حسن خاتمہ لکھ رکھا تھا، جو شخص

جس حالت میں فوت ہوتا ہے، قیامت کے روز اسے اسی کیفیت میں اٹھایا جائے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فوت شدگان کے لواحقین اور پسماندگان کو صبر دے، انہیں نعم البدل عطا فرمائے، بہترین اجر و ثواب سے انہیں نوازے اور زنجیوں کو جلد از جلد شفا یاب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ خادمِ حریم شریفین نے دیگر معاملات کی طرح اس مسئلے کو بھی خصوصی اہمیت دی اور منصفانہ تحقیقات کا حکم جاری کیا تاکہ حادثے کے اسباب و عوامل پر غور کیا جائے، پھر اگر کوئی قصور وار تھا تو اس کا محاسبہ ہو اور اگر اس حادثے کا کوئی شخص سبب بنا ہے تو اسے کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔

برادرانِ اسلام! ہم مانتے ہیں کہ یہ حادثہ بہت بڑا تھا، لیکن وہ تمام خدمات اس سے گدلا نہیں سکتیں جو خادمِ حریم شریفین اور ان کی حکومت حجاج کرام کی بہتری کے لیے پیش کر رہے ہیں۔ اس حکومت کی مکمل کوشش ہے کہ

عبدالوہاب رحمہ اللہ کے ہاتھوں مملکتِ سعودی عرب کا قیام عمل میں آیا ہے، تب سے آج تک اللہ کے فضل سے یہ ملک بنیاد و توحید پر قائم ہے۔ نفاذِ اسلام اور خدمتِ دین کی ذمہ داری بخوبی نبھائی جا رہی ہے۔ خادمِ حریم شریفین کی زیرِ نگرانی آج بھی سعودی حکومت حجاج کرام اور معتقرین کے لیے گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ اقتدار کے ساتھ ساتھ سال بھر خدمتِ حجاج و معتقرین کا جوش و خروش اللہ تعالیٰ نے سعودی حکومت کو عطا کر رکھا ہے، اس کا مشاہدہ سارا جہان کرتا ہے لیکن آج بصیرت اور سعادت یہ سے حسد کرنے والے ظالموں کو یہ حقیقت نظر نہیں آتی، بلاشبہ اللہ جسے چاہتا ہے، اسے منتخب کر لیتا ہے۔

اس بات میں شک نہیں کہ کامل ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، لیکن جو شخص حجاج کرام کی سلامتی اور آرام کے لیے کی جانے والی حکومتِ سعودی عرب کی کوششوں اور جذبے کو مشکوک بنانے کی ناپاک جسارت کرے اور

ان تمام خدمات کا انکار کرے جو کہ مقدس مقامات کی توسیع و ترقی کے لیے کی جا رہی ہیں، تو ایسے شخص کے بارے میں کیا کہا جائے، حالانکہ عدل پسند محبت کرنے والے سے

پہلے منصف مزاج دشمن کو بھی اعتراف ہے کہ حجاج کرام کی خدمت کے لیے ہر طرح کی افرادی، مالی، حفاظتی، فنی اور طبی مہیولیات و افرقہ دار میں پیش کی جا رہی ہیں۔ لیکن ان سب خدمات کا اگر کوئی انکار کرتا ہے تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ نصف النہار کے وقت چمکتے سورج اور محسوسات کا انکار کرنے والا منکر انسان ہے۔ مسلمان تو ایسی سوچ کا حامل نہیں ہو سکتا، کیونکہ بندہ مسلم تو اللہ کا شاکر اور حمد گزار ہوتا ہے۔

تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ:

اے خادمِ حریم! اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے دونوں جانشینوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور آپ کی گراں قدر خدمات کی قدر دانی کرے، اللہ کا نام لے کر اپنے عظیم مشن پر گامزن رہیے۔ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ اس نے آپ کو اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق عطا کی۔

جب سے امام محمد بن سعود اور امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے ہاتھوں مملکتِ سعودی عرب کا قیام عمل میں آیا ہے، تب سے آج تک اللہ کے فضل سے یہ ملک بنیاد و توحید پر قائم ہے۔ نفاذِ اسلام اور خدمتِ دین کی ذمہ داری بخوبی نبھائی جا رہی ہے۔

حریم شریفین اور مقدس مقامات کی تعمیر و ترقی کے منصوبوں پر اتنا خرچ کریں کہ کسی چیز کی کمی نہ رہ جائے۔ اس جوہ و سخا کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ حجاج کرام کی یہ خدمت ہماری حکومت کا فرض تھا جس پر احسان تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے تاہم حکومتِ سعودی عرب بھی شکر کے مستحق ہے کیونکہ اللہ کا شکر یہ بھی وہی ادا کر پائے گا جو لوگوں کا شکر یہ ادا کرنے کی ہمت رکھتا ہو۔

خادمِ حریم شریفین اور ان کے دونوں جانشین ان تمام کاوشوں اور منصوبوں کا بذاتِ خود جائزہ لیتے ہیں جو حجاج کرام اور حج کے بہتر انتظامات کے لیے بلا حدود و قیود جاری و ساری ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ ان کی سب سے بڑی ذمہ داری اور فرض منصبی ہے۔ جب سے امام محمد بن سعود اور امام محمد بن

جہاں بھی گئے ہو اور کسی بھی وادی سے گزرے ہو مگر وہ ثواب میں تمہارے برابر ہیں۔ بیماری کی وجہ سے وہ نہیں نکل سکے، صحیح مسلم کے الفاظ ہیں کہ وہ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔

امام بخاری نے نقل کیا ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ اس غزوہ سے پیچھے رہ گئے ہیں لیکن ہم کسی وادی یا گھاٹی سے نہیں گزرے مگر وہ ہمارے ساتھ تھے۔ وہ بوجہ عذر رک گئے تھے۔

اے بھلائی کے چاہنے والو! کیا مسلمانوں کو دوران حج کشادگی فراہم کرنے اور مومنوں پر شفقت کرنے سے کوئی بڑا عذر ہو سکتا ہے تاکہ ایسی بھیڑ اور رش سے بچا جاسکے جس کا انجام قابل تعریف نہیں۔

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ حصول نیکی پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ امام ابن القیم بیہیہ نے اس اصول کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ یہ قول درست نہیں۔ کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حبیب مصطفیٰ ﷺ کے پڑوس میں اپنی تدفین کی جگہ پر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جگہ دے دی تھی۔

ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ تو صرف اپنی محبوب ترین خواہش پر مسلمان بھائی کی کشادہ حالت اور اس کی قدرو منزلت کو ترجیح دینا ہے اور بہت بڑی سخاوت ہے۔ کہتے ہیں کہ ایسا کر نیوالا تجارت کر رہا ہوتا ہے۔ اپنی نیک خواہش کو قربان کر کے اس کا دگنا اجر حاصل کرتا ہے۔ امام ابن القیم بیہیہ نے صحابہ کرام سے ایسا کرنے کی عدم کراہت نقل کی ہے۔ کتاب و سنت اور اچھا اخلاق بھی اس سے منع نہیں کرتا۔

دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! امت مسلمہ اور ان کے ممالک پر سازشوں کے ڈھیروں حملے ایک ایسا مسئلہ ہے جو کسی کے ذہن میں کھٹکتا نہیں اور دشمنوں کی ان سازشوں کو مختصر گفتگو میں سمیٹنا ناممکن ہے اور خاص طور پر جو سازشیں مملکت حرمین شریفین کے خلاف ہو رہی ہیں اس مملکت اور اس

توڑنے کے لیے حیلے تلاش کرے یا پھر اس کا انکار کرتے ہوئے ان قوانین کو دیوار پر دے مارے تاکہ وہ ایک نفلی حج ادا کرنے کا موقع پا سکے۔ ہم منبر رسول ﷺ سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں اور ہم تمام مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں۔ ہم دوبارہ یہی کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اس نظام کو توڑنے کیلئے حیلے تلاش کرے اور اس کا انکار کرتے ہوئے ان قوانین کو دیوار پر دے مارے تاکہ وہ ایک نفلی حج کر سکے۔

شریعت کے مقاصد اور اس کے عام قواعد اور اہم اصول اس دور میں مسلمانوں پر ایک دوسرے سے نیکی میں تعاون کرنا واجب قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی وہ بڑی تعداد جو آج تک حج بیت اللہ کی سعادت حاصل نہیں کر پائی، انہیں حج کا موقع دینا بھی اسی تعاون باہمی میں شامل ہے۔ یہ ایمانی بھائی چارہ بھی ہے اور ایمانی محبت بھی ہے۔ اگر شریعت محمدی کو مجموعی طور پر دیکھا جائے اور

اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے کہ اس نے سعودی عرب کی قیادت کو حرمین شریفین کی خدمت کے لیے منتخب کیا ہے۔ بلادِ سعودیہ کا اسلام پر قائم ہونا، توحید و سنت کا نفاذ اور شریعت اسلامی کی تطبیق بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کا نتیجہ ہے۔

اس کی تمام توجہات پر غور کیا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حج میں شرکت کر نیوالوں کو بوجہ تعداد اور انہیں سہولیات فراہم کرنے اور ان سے مشقتوں کو ہٹانے والے متفقہ نظام کی اچھی نیت سے بھی مخالفت نہ کی جائے۔ ایک مسلمان کے لیے کسی صورت درست نہیں کہ وہ حاکم وقت کی اطاعت نہ کرے۔ جبکہ اس کی اطاعت سے نہ تو کوئی مقرر فرض رہ جانے کا خدشہ ہو اور نہ کسی شرعی حکم کی مخالفت ہو اور حقیقت میں حاکم وقت کا یہ فیصلہ مسلمانوں کی بہت بڑی مصلحت کے لیے ہو، کسی مسلمان کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ شریعت کی مخالفت کرتے ہوئے، میقات سے احرام نہ باندھے تاکہ وہ ایک نفل کی ادائیگی کیلئے شرعی حکم کو پامال کر دے اور اس کی وجہ سے نظام بھی متاثر ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اگر کوئی اخلاص سے نفلی حج کرنا چاہتا ہے لیکن نظام کی وجہ سے وہ حج نہیں کر سکا تو اسے نیت پر ہی اجر و ثواب ملے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں تم

اللہ تعالیٰ آپ کو وافر ثواب سے نوازے اور آپ کی کاوشوں میں برکت فرمائے۔ عیب جو انسان کو افسوس اور خسارے کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔

اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے کہ اس نے سعودی عرب کی قیادت کو حرمین شریفین کی خدمت کے لیے منتخب کیا ہے۔ بلادِ سعودیہ کا اسلام پر قائم ہونا، توحید و سنت کا نفاذ اور شریعت اسلامی کی تطبیق بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کا نتیجہ ہے۔

چنانچہ ہم گورنر مکہ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ امور حج کی بذات خود نگرانی کرتے ہیں، ان کی مسلسل کاوشوں کا مشاہدہ تمام لوگوں نے میڈیا پر کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید خدمات کی توفیق سے انہیں نوازے۔

حکومت کی زیر نگرانی چلنے والے تمام ادارے بھی لائق صد شکریہ ہیں کہ جو حاج کرام کی خدمت کے لیے خود بھی بیدار رہتے اور دوسروں کو بھی بیدار رکھتے ہیں۔

بالخصوص امن و امان کو برقرار رکھنے کیلئے سکورٹی فورسز کے جوانوں کی مسلسل کاوشیں لائق تحسین ہیں کہ وہ پے در پے عظیم فتنوں کے باوجود امن و امان اور استحکام و استقرار کی خاطر گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں، کسی بھی عاقل انسان سے یہ کاوشیں مخفی نہیں ہیں۔

برادران اسلام! سعودی عرب کے حکمران، خادم حرمین شریفین کے کاندھوں پر امور حج کی نگرانی اور انتظام و انصرام کی جو ذمہ داری ہے، وہ اسے خوش اسلوبی سے نبھا رہے ہیں لیکن پھر بھی اکثاف عالم سے آئے ہوئے کثیر تعداد حاج کرام کی بھاری نفری کی وجہ سے مصلحت کا تقاضا ہے کہ بعض ایسے اقدامات اٹھائے جائیں جن سے فساد، بگاڑ اور دھکم پیل پر قابو پایا جاسکے۔ ان تمام ہنگامی انتظامات اور اقدامات کے آغاز سے پہلے باقاعدہ علماء کرام سے علمی رائے لی گئی ہے۔ حاج کرام کی بہت زیادہ تعداد کے ہوتے ہوئے ان انتظامات و اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ ضیوف الرحمن کو ہر طرح سے آرام اور سکون مہیا کیا جاسکے۔

اس وقت کسی مسلمان کو زیب نہیں کہ وہ اس نظام کو

کے امن کے خلاف شریکوں کی ایسی سازشیں ہیں جنہیں زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

مسلم نوجوانوں! خطرے کی گھنٹی تو یہ ہے جو میڈیا پر ایسی معلومات کا سیلاب آیا ہے جس میں سچ اور جھوٹ کی کوئی تفریق نہیں۔ ایسی ایسی معلومات جس میں ہمارے ممالک ان کے ذخائر، قیادت اور عوام کے خلاف سازشوں کے شدید حملے ہیں۔ درحقیقت یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض اور کینہ ہے۔ عقلمند وہی ہے کہ جو اپنے دین اور دنیا کے معاملے میں محتاط رہے اور فتنوں کے اسباب سے کوسوں دور رہے خاص طور پر نوجوانوں جو ہر تحریر پر جو جہالت، دھوکے پر مبنی ہے اسے پڑھ کر نا تجربہ کاری کی وجہ سے متاثر ہوتا ہے اور بعد میں یہ اس نوجوان کو ہلاکت اور خطروں میں دھکیل دیتی ہیں جس کا انجام انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔

اے نوجوانو!۔ احتیاط در احتیاط۔ خوش نصیب دوسروں سے عبرت حاصل کرتا ہے، اپنے وطن اور مقام کی حفاظت کرو، اس وطن امن و امان اور اطمینان بھائی اور ذخائر کی حفاظت کرو۔

ہماری نوجوان نسل کی اللہ حفاظت فرمائے۔ انہیں یہ جان لینا چاہیے کہ دشمنان اسلام کے مختلف اسلوب کے حامل منصوبے اور سازشوں کی ایسی ایسی صورتیں ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا اور ان کا مقصد مسلمانوں کی اجتماعیت کو پاش پاش کرنا ہے اور ان کے اتحاد، ممالک اور حکام پر بغاوت کرنا ہے اور ایسے کاموں میں واقع ہو جاتے ہیں جن سے دنیا اور آخرت خراب ہو جاتی ہے۔

آج کے نوجوانوں کے لیے خطرناک ترین چیز یہ ہے کہ وہ اپنی غلط سوچ و فکر کو درست سمجھتا ہے پھر وہ اسی فکر کو لے کر مسلمانوں پر فتویٰ کفر لگا دیتا ہے اور اس کے ایسے نقصان دہ نتائج نکلتے ہیں جن کا ادراک بھی نہیں کیا جاسکتا۔ (اللہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھیں۔)

امام غزالی نے کہا ہے، فتنہ تکفیر اور اس کے تمام راستوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں اور توحید و رسالت کا اقرار کر نیوالوں کے خون اور مال کو حلال سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔

مسلمان کا ایک قطرہ خون بہانا ایک ہزار کافر کو چھوڑ دینے سے بڑی غلطی ہے۔

یہ اقوال رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں بیان ہوئے ہیں جس کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”ان کا یہ فرمان بغور سنو۔ اسے پورے اخلاص اور سچائی کے ساتھ سنیں۔ خوب غور و خوض کریں: ”ہلاکت کا وہ بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہوتی وہ ناحق خون بہانا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔“

وہ بڑی بڑی مصیبتیں اور مشکلات جنہوں نے اس ملک اور دیگر ممالک کو گھیر رکھا ہے، ان میں سے ایک دہشت گردی ہے۔ مسلم نوجوان یہ فتنے ترین جرم کر رہے ہیں۔ بے گناہوں کا قتل، اخلاقیات اور قرابت داری کسی کا بھی لحاظ نہیں کر رہے۔

آج کے نوجوانوں کے لیے خطرناک ترین چیز یہ ہے کہ وہ اپنی غلط سوچ و فکر کو درست سمجھتا ہے پھر وہ اسی فکر کو لے کر مسلمانوں پر فتویٰ کفر لگا دیتا ہے اور اس کے ایسے نقصان دہ نتائج نکلتے ہیں جن کا ادراک بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اے نوجوانانِ مسلم! اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ کے منبر سے یہ عظیم ترین حدیث سنو، وہ منبر جس پر کائنات کی سب سے افضل و اعلیٰ شخصیت جلوہ افروز ہوئی تھی۔ اللہ کی افضل ترین رحمتیں اور سلامتی ان پر نازل ہو۔

آپ کا یہ فرمان بغور سنو جس میں آپ نے امت کو ان بدترین جرائم سے ڈرایا ہے۔ یہ وہ مجرمانہ کارروائیاں ہیں جن میں دشمنان اسلام نے ہمارے نوجوان کو پھنسا دیا ہے۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ آپ ﷺ سے عرض کی گئی: ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹ اور قتل“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے پھر عرض کی: کیا اس تعداد سے بڑھ کر قتل ہوں گے جتنے آج ہم جنگوں میں کافر قتل کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے مراد تمہارا جنگجو کافروں کو قتل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو“

گئے حتیٰ کہ ایک شخص اپنے ہمسائے، اپنے بھائی، اپنے چچا اور اپنے چچازاد بھائی کو قتل کرے گا۔“ صحابہ نے تعجب سے کہا: سبحان اللہ۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس دور میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی اور ایسے بے حیثیت گئے گزرے لوگ آج جائیں گے جو سمجھتے ہوں گے کہ وہ بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ کچھ بھی کارآمد کام نہیں کر رہے ہوں گے۔“ (مسند امام احمد)

صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک وقت آنے کا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا کہ اسے کس وجہ سے مارا گیا۔“

ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور مافیٰ کا سوال کرتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے جناب سرورق سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں، ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا: کیسے گزر بسر ہو رہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ کسی بھی دوسری قوم سے زیادہ خوشحال ہیں اور فتنہ دجال سے خوفزدہ ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دجال سے پہلے اس سے بڑھ کر خوفناک فتنے بھی ہیں، وہ ہرج ہے۔“ میں نے عرض کی: ہرج کیا ہے؟ فرمایا: ”وہ قتل ہے حتیٰ کہ کوئی شخص اپنے والد کو قتل کرے گا۔“

اے دنیا بھر کے مسلمانو! اور نوجوانو! بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرنے سے باز آ جاؤ اور اللہ سے ڈر جاؤ بے گناہ اگرچہ ذمی کافر ہو تو اسے قتل کرنے سے اللہ سے ڈر جاؤ۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ذمی کافر کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔“

اگر اتنی زیادہ سختی کافر کو قتل کرنے میں ہے تو ان نمازی مسلمانوں کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ یہ گواہی دیتے ہیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد

قارئین کرام کی خدمت میں ضروری گذارش!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ،،، وبعد:

آپ ملک میں ممکن کی صورت حال سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس سے زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں کانڈ کے زخموں میں آنے روز اضافہ پر ننگ اور دوسرے امور کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر جماعت نے یکم جنوری 2016ء سے جماعتی ترجان ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کے بدل اشتراک میں ایک سو روپیہ سالانہ کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح قارئین کرام کو نئے سال سے -/500 روپے کی بجائے -/600 روپے سالانہ زر تعاون ادا کرنا ہو گا۔ اس دوران قارئین کرام مطلوبہ برسوں کا زر تعاون پانچ صد روپیہ کے حساب سے بھیج کر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہمیں آپ کے دینی جذبہ اور جماعتی وابستگی سے بڑی توقع ہے کہ آپ حسب سابق ادارہ سے نہ صرف بھرپور تعاون جاری رکھیں گے بلکہ اس کے علاوہ قارئین میں اضافے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ب کامیابی و ناسر ہو۔ (ادارہ)

(سیدہ) اللہ کے رسول ہیں۔ وہ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارے طریقے کے مطابق قربانی کرتے ہیں اور ہماری طرح نماز ادا کرتے ہیں۔

اے مسلمان! جب تو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو گا تو تیرا کیا حال ہو گا؟ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو کہا تھا جبکہ انہوں نے غلط فہمی کی بنا پر دوران جنگ ایک کافر کو قتل کر دیا تھا جبکہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اسامہ تیرا کیا بنے گا جب یہ شخص قیامت کے روز لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے حاضر ہو گا، اور یہ کلمہ اپنے پڑھنے والے کا دفاع کر رہا ہو گا۔

یقیناً مسلمان کی سلامتی شرعی علم کو لازمی اختیار کرنے، مسلمانوں کی جماعت کی پیروی کرنے اور فرقہ بندی سے بچنے میں ہے۔

اے مومنوں کی جماعت! اللہ سے ڈرو، قرآن مجید اور سنت نبوی کی تعلیمات کی پابندی کرو اور علمائے ربانی سے وابستہ رہو۔

اے مسلمانو! مسلمانوں پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان انقلابات نے بے شمار فتنوں کو بھڑکا دیا ہے۔ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کار ساز ہے۔ امت اسلامیہ نہ بھولی ہے اور نہ بھول سکے گی کہ ان کا سب سے بڑا مسئلہ، بیت اللہ المقدس کی آزادی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جائے اسراء کو یہودی قبضے سے چھڑانا ایک ایسا مسئلہ ہے جسے مسلمان نہ بھول سکتے ہیں نہ اس سے دستبردار ہو سکتے ہیں۔

مسلمانوں کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ یہ ان کا بنیادی اور اہم ترین مسئلہ ہے۔ یہ ان کا اعتقادی اور دینی مسئلہ ہے۔ اس کا تعلق ان کے دین، ان کے نبی، ان کی کتاب سے ہے۔ یہ ان کا تیسرا مقدس مقام ہے۔ یہ مسلمانوں کا وطن ہے جہاں ان کے خاندان آباد ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور تقویٰ اختیار کیے بغیر چارہ نہیں۔ ہمیں ایمان اور صحیح عقیدے کے ہتھیار سے لیس ہونا پڑے گا۔ وہ ہتھیار جسے لے کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کا قبضہ لیا تھا۔ آپ نے نہایت عزت و اکرام سے بغیر کسی جنگ و جدال کے یہ قبضہ لیا تھا اور یہ تمام انسانوں کے لیے رحمت و رأفت اور سعادت کا باعث بنا۔

لہذا ہم مسلمانوں کو خصوصاً اہل فلسطین کو کہتے ہیں: صرف اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط بناؤ۔ حق پر صبر کرو، اسلام پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرو، دین پر جے رہو، اللہ عزوجل پر بھروسہ کرو، نیکی اور تقویٰ کی بنیاد پر اکٹھے ہو جاؤ۔ گروہ بندی، اختلافات اور فرقوں میں بیٹنے سے بچو، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پسند نہیں کرتے۔

اللہ کا وعدہ برحق ہے، اس کا وعدہ سچا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے ساتھ غالب رہے گا، ان کی مخالفت کرنے اور ساتھ چھوڑنے والے ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔“

ہجری تقویم

بقیہ

پر اور معین وقت پر تعمیل ہے۔ اسی بنا پر اسلام نے قمری تقویم کو اختیار کیا جو اس کی روح کے عین مطابق ہے۔

ہفتہ کا آغاز جمعہ کے مبارک دن سے ہے: اسلامی تقویم میں ہفتے کا پہلا دن جمعہ قرار دیا گیا ہے۔ یکم محرم الحرام سنہ ۱/ ہجری کو بھی جمعہ تھا، جمعہ کو اجتماع طور پر اللہ کی عبادت اور ذکر کرنے کا دن قرار دیا گیا ہے، گو اس دن باقاعدہ تعطیل منانے کی پابندی نہیں، تاہم جمعہ کے دن نہانے، کپڑے بدلنے اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے تیاری کے خاص اہتمام پر زور دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ کے

بعد کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ بالفاظ دیگر اس تقویم میں ہفتہ کی ابتداء اللہ کی یاد سے ہوتی ہے جبکہ عیسوی تقویم میں اتوار کا دن جو ان لوگوں کی طہارت کا دن ہے، ہفتہ کا آخری دن ہے، یعنی چھ دن کام کرنے کے بعد جب انسان تھکا ماندہ ہو تو اللہ کی عبادت کی طرف بھی دھیان کر لے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ مجوزہ عالمی کیلنڈر میں ہر سال اور اس کی ہر سہ ماہی اتوار سے شروع کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

ہفتہ کے دنوں کے نام اور نجوم پرستی: اسلامی تقویم میں ہفتہ کے ایام کے ناموں میں شرک، نجوم پرستی یا بت پرستی کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ ان ناموں کو نہ تو کسی مخصوص سیارے سے منسوب کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی دیوی دیوتا سے جبکہ عیسوی اور بکری تقویم میں ہفتہ کے دنوں کے نام دیوتاؤں اور سیاروں کی فرمانروائی کی یاد تازہ کرتے رہتے ہیں جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

اسلامی تقویم میں ہفتہ کے دنوں کے نام یہ ہیں:

یوم الجمعہ (جمعہ) یوم السبت (ہفتہ)

یوم الاحد (پہلا دن) یوم الاثنين (دوسرا دن)

یوم الثلاثاء (تیسرا دن) یوم الاربعاء (چوتھا دن)

یوم الخميس (پانچواں دن)



ہجری تقویم

اسلامی کیلنڈر کی خصوصیات



جناب مولانا
عبدالرحمن کیلانی

كَفَرُوا يُجْلُونَ عَامًا وَيَحْرَمُونَ عَامًا لِّيُوَاطُّوا
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُجْلُوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ذِينَ لَهُمْ
سُوءُ أَعْمَالٍ لَهُمْ (توبہ: ۳۷)

”امن کے مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر لینا کفر میں
اضافہ کرتا ہے، اس سے کافر لوگ گمراہی میں پڑے
رہتے ہیں، ایک سال تو انہیں حلال کر لیتے ہیں اور
دوسرے سال حرام تاکہ ادب کے مہینوں کی، جو خدا
نے مقرر کئے ہیں گنتی پوری کر لیں اور جو خدا نے منع
کیا ہے ان کو جائز کر لیں، ان کے برے اعمال انہیں
بھلے دکھائی دیتے ہیں۔“

اتفاق چھ بات کہ جو الوداع (۱۰/ہجری) فی
الواقع ذی الحجہ کے مہینہ میں واقع ہوا، اسی موقع پر یہ آیت
نازل ہوئی جس کے بعد کبیرہ اور نسی کا طریقہ کار حرام
قرار پایا اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا گیا اور
قمری تقویم سے دوغلی پالیسی ختم کر کے اسے صحیح فطری
خطوط پر مرتب کر دیا گیا۔

سن ہجری کی ابتدا

سن ہجری کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس کے متعلق
علامہ شبلی نعمانی ”الفاروق“ میں یوں رقم طراز ہیں: ”۲۱
ہجری میں حضرت عمرؓ کے سامنے ایک تحریر پیش ہوئی جس
پر صرف شعبان کا لفظ تھا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ کیوں کر
معلوم ہو کہ گزشتہ شعبان کا مہینہ مراد ہے یا موجودہ؟ اسی
وقت مجلس الشوریٰ طلب کی گئی اور ہجری تقویم کے مختلف
پہلو زیر بحث آئے جن میں سے ایک بنیادی پہلو یہ بھی تھا
کہ کون سے واقعہ سے سال کا آغاز ہو؟ حضرت علیؓ نے
نے ہجرت نبوی کی رائے دی اور اس پر سب کا اتفاق ہو
گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ۸ ربیع الاول کو ہجرت فرمائی تھی
چونکہ عرب میں سال محرم سے شروع ہوتا ہے لہذا دو مہینے
آٹھ دن پیچھے ہٹ کر شروع سال سے سنہ قائم کیا گیا۔

سن ہجری کی ابتدا کے متعلق قاضی سلیمان
منصور پوری، علامہ شبلی نعمانی سے کچھ اختلاف رکھتے ہیں
چنانچہ ”رحمۃ للعالمین“ میں لکھتے ہیں: ”اسلام میں سن
ہجری کا استعمال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
جاری ہوا، جمعرات ۳۰/ جمادی الثانی ۱۷/ ہجری مطابق
۱۲/ جولائی ۶۳۸ء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے محرم کو

کی دنیوی اغراض و مقاصد کے لئے شمسی سال سے مطابق
کرنے کی کوشش کرنا شروع کر دی تھی اور اس مقصد کی
تکمیل کے لئے اضافی دنوں یا مہینوں کی پیوندکاری کیسہ،
’لوند یا لپ کا طریقہ اپنا لیا تھا، اسی طرح اللہ کے شعائر
خصوصاً حج کے ایام میں گڑبڑ پیدا کر دی گئی، دو سال ۱۰
فی الواقع ماہ ذی الحجہ میں ادا کیا جاسکتا ہے، پھر تین سال
ماہ محرم میں، پھر دو سال صفر میں پھر تین سال ربیع الاول
میں، علیٰ ہذا القیاس تیس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد پھر
حج ماہ ذی الحجہ میں واقع ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایک سال
کا عرصہ کم کر دیا جاتا تھا یا تیس قمری سالوں میں ۲۹ بار حج
ادا کیا جاتا اور یہ ترکیب محض اس لئے اختیار کی گئی کہ حج کا
وقت ایک ہی موسم میں آیا کرے۔

پھر یہ گڑبڑ صرف حج تک ہی محدود نہ رہی، حضور
اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے حرمت کے چار مہینے قرار
دیئے گئے تھے، ان مہینوں کے متعلق اہل عرب کو یہ ہدایت
کی گئی تھی کہ وہ ان مہینوں میں نہ تو آپس میں جدال و قتال
کریں گے، نہ کسی تاجر یا راہ گیر کو لوٹ کھسوٹ سے
پریشان کریں گے۔ یہ چار مہینے، رجب، ذی القعدہ، ذی
الحجہ اور محرم الحرام تھے، ان میں تین اکٹھے مہینے حج کے
پراطمینان سفر کے لئے تجویز کئے گئے تھے۔ چنانچہ یہ ایک
پسندیدہ دستور تھا، لہذا اسلام نے اسے بحال رکھا، کبیرہ
کے طریق کی وجہ سے ان حرمت والے مہینوں میں بھی
تقدیم و تاخیر اور گڑبڑ پیدا ہو جاتی تھی اور قلامہ کے فرائض
میں یہ بات بھی شامل تھی کہ وہ اعلان حج کے ساتھ ان
مہینوں کا بھی اعلان کیا کرے کہ آئندہ سال کون کون سے
مہینے حرمت والے ہوں گے، اس تقدیم و تاخیر کو اہل عرب
نہی کہتے تھے، اسلام نے اس مذموم فعل کو زمانہ کفر کی
زیادتی قرار دے کر اس سے منع فرما دیا۔

ارشاد باری ہے

﴿إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ

سن ہجری قمری ماہ و سال سے تعلق رکھتا ہے اور
حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کے سال سے شروع ہونے کی
وجہ سے مسلمانوں سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ قمری مہینہ
کے ایام میں تبدیلی ناممکن ہے۔ یہ مہینہ یا تو ۲۹ دن کا ہوتا
ہے یا ۳۰ دن کا، گویا مہینہ کے ایام میں کم سے کم ۱۱ ماہات
ہے۔ ۲۹ دن کے مہینہ کو بھی وضعی یا اختراعی طریقہ سے ۳۰
دن کا نہیں بنایا جاسکتا، نہ ۳۰ دن والے مہینہ ہی کو ۲۹ دن
کے مہینہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ رویت ہلال کا فرق تو
محض مقامی فرق ہوتا ہے جس کا عموماً دوسرے ہی دن پتہ
چل جاتا ہے، ورنہ اگلے ماہ قمری تقویم خود بخود درست ہو
جائے گی۔

قمری سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے اور یہ ابتدائے
آفرینش سے لے کر آج تک ۱۲ ہی ماہ کا چلا آ رہا ہے۔

بقول باری تعالیٰ:

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي
كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ﴾
(التوبہ: ۳۶)

”بلاشبہ ابتدائے آفرینش سے لے کر قوانین قدرت
کے مطابق اللہ کے ہاں (سال میں) مہینوں کی تعداد
بارہ ہے۔“

یہ سال نہ تو گیارہ یا دس ماہ کا ہو سکتا ہے اور نہ تیرہ یا
چودہ ماہ کا جن لوگوں نے دوسرے ممالک کی دیکھا دیکھی
قمری سال کے مہینوں میں پیوندکاری کی کوشش بھی کی تو
ان کی یہ کوشش عام قبولیت حاصل نہ کر سکی۔

قمری سال، شمسی سال سے دس دن اکیس گھنٹے
چھوٹا ہوتا ہے، لہذا اگر شمسی سال کی رعایت ملحوظ رکھی بھی
جائے تو عقل عامہ کی مناسبت سے قمری سال کے بارہ ہی
ماہ ہونے چاہئیں جبکہ شمسی سال مہینوں کی مقررہ تعداد سے
آزاد ہو سکتا ہے۔

اہل عرب نے بھی دنیا کی دیکھا دیکھی قمری سال

ترمیم ہوتی رہی ہیں، اس آخری ترمیم کے بعد کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے۔

انگلستان میں ۲/ ستمبر ۱۷۵۳ء بروز بدھ (بمطابق ۲/ ذی القعدہ ۱۱۶۵ھ) کو ترمیم کے ذریعہ یعنی ۴/ ذی القعدہ ۱۱۶۵ھ کو ۱۳/ ستمبر ۱۷۵۲ء بنا دیا گیا۔ (ص ۳۵۲ رحمۃ اللعالمین جلد نمبر ۲)

② بکری سمت کیم محرم الحرام سن ۱ ہجری کو ۲۶ سادون سمت ۶۷۹ تھا جو بظاہر سن ہجری سے ۶۷۸ سال پہلے کا معلوم ہوتا ہے مگر ہندو اور یورپین مؤرخین کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ سب سے پہلے سمت ۸۹۸ بکری میں یہ سن بکری کے نام سے مشہور ہوا، اس طرح بلحاظ تدوین یہ سن ہجری سے ۲۲۵ سال بعد مدون ہوا۔

③ سن سکندری سنہ ہجری سے ۹۳۲ سال پہلے کا ہے مگر اپنی موجودہ ہیئت میں نوزائیدہ ہے کیونکہ یہ شروع میں کئی صدیوں تک قمری مہینوں کے حساب سے جاری رہا اور اب اسے شمسی مہینوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

④ ابتداء سے دہرہ میں سنین کا حساب قمری تقویم کے حساب سے شروع ہوا تھا جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

مساوات اور ہمہ گیری

اسلام دین فطرت ہے لہذا مصالح عامہ پر مبنی ہے، اسلام کی اعلیٰ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مساوات اور ہمہ گیری بھی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہی پسند فرمایا کہ اسلامی مہینے اوتلے بدلتے موسم میں آیا کریں۔ اگر اسلام کبیسہ کے طریقہ کو قبول کر لیتا تو رمضان کا مہینہ (ماہ صیام) کسی ایک مقام پر ہمیشہ ایک ہی موسم میں آیا کرتا، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ نصف دنیا کے مسلمان جہاں موسم گرم اور دن بڑے ہوتے ہیں، ہمیشہ تنگی اور سختی میں پڑ جاتے اور باقی نصف دنیا کے مسلمان، جہاں موسم سرد اور دن چھوٹے ہوتے ہیں، ہمیشہ کے لئے آسانی میں رہتے۔ روزہ کے علاوہ سفر حج کا بھی تقریباً یہی حال ہے پس مساوات و جہاگیری کا اقتضا یہی تھا کہ اسلامی سال قمری حساب پر ہی ہو اور اسے کبیسہ جیسی انسانی اختراعات سے بھی پاک رکھا جائے۔

دنیوی انراش کے بجائے روحانی بنیادیں

ہجری سے آغاز: دنیا بھر کے مروجہ سنین کی ابتداء

حسب دستور پہلا مہینہ قرار دیا گیا۔ مزید تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ ہجرت سے سنین کے شمار کی ابتداء اس سے بھی پہلے ہو چکی تھی، (تاریخ ابن عساکر جلد ۱ رسالہ التاريخ للسلوی بحوالہ تقویم تاریخی) اور یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ عرب میں قمری کیلنڈر کا رواج تو پہلے سے ہی موجود تھا اور حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ہجرت کا واقعہ سب سے اہم تھا۔ لہذا اس واقعہ سے سنین کے شمار کا دستور چل نکلا، البتہ عہد فاروقی تک سرکاری مراسلات میں صحیح اور مکمل تاریخ کا اندراج لازمی نہ سمجھا جاتا تھا جسے ایک طرح کی دفتری خامی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور اس خامی کا علاج حضرت عمرؓ نے مجلس شوریٰ بلا کر کر دیا تھا۔

خصوصیات

اگر ہم سن ہجری کا دوسرے مروجہ سنین سے تقابل کر کے دیکھیں تو یہ سن بہت سی باتوں میں ممتاز نظر آتا ہے، مثلاً:

ترمیمات سے مبرا

سن ہجری کی بنیاد قمری تقویم پر ہے اور قمری تقویم انسانی اختراعات سے بے نیاز اور بلند ہے۔ قمری تقویم میں اگر کبھی پیوند کاری کی گئی تو بھی اسے عام مقبولیت حاصل نہ ہو سکی۔ سن ہجری کے آغاز سے لے کر آج تک اس میں نہ کوئی ترمیم ہوئی اور نہ آئندہ ہی ہونے کا امکان ہے، کیونکہ اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ لہذا اس سن کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ شروع سے آج تک اپنی مجوزہ صورت میں چلا آ رہا ہے اور کسی دور میں بھی اس میں ترمیم کی ضرورت پیش نہیں آئی، دنیا کے مروجہ سنین میں سے غالباً کسی میں بھی یہ خصوصیت نہیں پائی جاتی۔

قدامت بلحاظ حسنت واستعمال

اگرچہ بعض دوسرے سنین سن ہجری سے بہت پہلے کے معلوم ہوتے ہیں لیکن سب کی باقاعدہ تدوین سن ہجری کے بہت بعد ہوئی ہے۔

① کیم محرم سن ۱/ ہجری کو جولین کیلنڈر ۱۶ جولائی ۳۳۴ء تھا، مگر حقیقت میں یہ سن اپنے موجودہ طریق پر سن ہجری سے ۹۸۹ سال بعد واضح ہوا ہے۔ یہی سن آخر میں سن عیسوی میں تبدیل ہوا جس میں ۱۵۸۲ء تک متعدد بار

پر نظر ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ کوئی سن کسی بڑے آدمی کی یا بادشاہ کی پیدائش، وفات یا تاجپوشی سے شروع ہوتا ہے، یا پھر کسی اراضی یا سماوی حادثہ مثلاً زلزلہ، سیلاب یا طوفان کی تاریخ سے۔ سن ہجری کو ہی یہ اعزاز و شرف حاصل ہے کہ اس کا آغاز دین اسلام کی سر بلندی کی خاطر اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر چلے جانے سے ہوا ہے۔ اپنے وطن کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہنا ایک بڑی قربانی ہے اور ایسے اوقات میں ہر شخص کا دل بھر آتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی ہجرت کے وقت مکہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: "اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ اور مجھے پیارا لگتا ہے، اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ رہتا۔" ظاہر ہے کہ ترک وطن پر انسان صرف اسی صورت میں آمادہ ہو سکتا ہے جب وہ انتہائی مجبور ہو یا کوئی عظیم مقصد اس کے پیش نظر ہو۔ مسلمانوں کے لئے یہ مقصد دین اسلام کی سر بلندی تھا اور ہجرت کے واقعہ کو سنہ ہجری کی بنیاد قرار دینے کا مقصد ہی یہ تھا کہ مسلمانوں کو ہر نئے سال کے آغاز پر یہ پیغام یاد رہے کہ انہیں اسلام کی سر بلندی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا چاہیے۔

رسم و رواج کی حوصلہ شکنی

رسم و رواج عموماً موسم سے گہرا تعلق رکھتے ہیں، میلے ٹھیلے، تفریحی سفر، گرمیوں کی چھٹیاں، موسم بہار کی تقریبات، مختلف قسم کے محاصل اور نذرانوں کی وصولیوں کے اوقات وغیرہ سب امور موسم سے وابستہ ہیں اور موسموں کا تعلق شمسی سال سے ہے۔ لہذا جوں جوں مذہب سے لگاؤ کم ہوتا اور بیگانگی بڑھتی جاتی ہے، شمسی سال کے ساتھ لگاؤ بڑھ جاتا ہے، اسی بنا پر بیشتر لوگوں نے شمسی سال کو اپنایا، یا قمری سال میں پیوند کاری کر کے اسے شمسی سال کے مطابق ڈھال لیا۔ انتہا یہ ہے کہ آج کل مزاروں کے مجاور اور منتظمین نے بھی زمانہ جاہلیت کے پردہ بتوں کی طرح عرسوں کی تاریخیں بھی شمسی سال (خواہ بکری ہو یا عیسوی) کے مطابق کر رکھی ہیں، عرسوں کا جواز یا عدم جواز بجائے خود ایک الگ مسئلہ ہے، سردست ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسی تقریبات جو خالص دینی اور مقدس سمجھی جاتی ہیں میں سے بھی ہجری تقویم کو خارج کر دیا گیا ہے، حالانکہ یہ بات اسلامی اقدار کے منافی ہے۔ اسلام رسم و رواج کو بشرطیکہ وہ جائز بھی ہوں، ثانوی حیثیت دیتا ہے۔ اس کا اولین مقصد احکامات و عبادات الہی اور شعائر اللہ کی صحیح طور

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

تحریر: جناب مولانا محمد سلیم بنیوادی

یہ قبلہ اول بعض بیت المقدس پر ناجائز قابض ہے۔ یہاں مسلمانوں کو کھلے عام عبادت کرنے سے روکتا ہے اور مسلمان دشمنی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔

بیت المقدس جو آسمانی ہدایت و رہنمائی کا مرکز تھا اسے انبیائے کرام علیہ السلام نے اپنا قبلہ بنایا اور یہ پیغمبروں کی عبادت گاہ تھی۔ اس پر اصل حق تولیت مسلمانوں کی ہی ہونی چاہیے تھی۔ پیغمبر آخر الزماں ﷺ کو جب معراج آسمانی کرایا گیا تو آپ کو مکہ المکرمہ سے بیت المقدس لایا گیا۔ یہاں آپ ﷺ سے پہلے تشریف لانے والے سارے انبیاء و رسل علیہم السلام تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ نے سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت بحکم ربانی فرمائی اور آپ امام الانبیاء علیہم السلام قرار پائے۔

یہاں سے ہی سات آسمانوں اور پھر سدرۃ المنتہی

ٹھٹھ ہے عالمی امن کے ٹھیکیداروں اور اسرائیل کے یاروں پر کہ جن کی آنکھیں اس کھلی اورنگی اسرائیلی بربریت دیکھنے سے قاصر ہیں۔

تک جانا ہوا اور واپس بھی بیت المقدس میں آئے۔ یہاں سے آپ ﷺ کو مکہ واپس لایا گیا جہاں سے معراج کا حکم ملا تھا۔ اب قبلہ اول پر بھی مسلمانوں کا ہی حق ہے۔

صہیونیت اپنی خباثتوں کے باعث ہمیشہ بیت المقدس پر اپنا حق جھٹلاتی ہے۔ آج بھی یہ ابلیسی گروہ اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے مسلمان دشمنی میں پیش پیش رہتا ہے۔ دنیا کے سارے مسلمان امریکی حمایت سے کھڑی کی گئی اس ناجائز ریاست اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کیونکہ مقامی فلسطینی عوام مسلسل حالت جنگ میں رہتے ہیں۔ انسانی حقوق کا علمبردار امریکہ اسرائیلی حمایت میں جائز و ناجائز کی کوئی تمیز نہیں کرتا بلکہ یہودیوں کا محافظ بنارہنے میں اپنی عافیت گردانتا ہے۔

صہیونیت کا اصل منصوبہ تو یہ رہا ہے اور ان کا یہ

ایک وقت تھا کہ کسی مسلمان کی عزت و حرمت پر کوئی ہاتھ اٹھتا تو فوراً اس کا سد باب ہوتا تھا۔ خلیفۃ المسلمین فوراً حکم جاری فرمایا کرتے تھے اور جہاں بھی جارحیت کا ارتکاب ہوتا اس کا مقابلہ کیا جاتا تھا۔ فلسطینی سرزمین آج عظیم سپہ سالار اسلام سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ جیسے غیرت مند بہادر سپاہی کے انتظار میں ہے۔

اسرائیل جو صہیونیت کا امام ہے یہودیوں کی تاریخ اسلام اور مسلم دشمنی سے بھری پڑی ہے۔ اس کی شدید مذمت اور حرمت کے لیے ہمارے آج کے مسلم حکمرانوں کے پاس۔ وقت ہے اور نہ ہی ان کی زبان کام کر رہی ہے۔ کل کلاں کا پتہ نہیں کوئی اٹھے اور کہیں سے کوئی مسیحا آئے اور ان نیتے فلسطینیوں کے مصائب پر غمگین نظر آئے۔ ان یتیم بچوں کی آہوں اور ہلکتی بچیوں کی سسکیوں کو محسوس کرے اور دشمن اسلام و مسلمین اسرائیل کا تعلق بند کرنے کا اعلان کرے۔ ٹھٹھ ہے عالمی امن کے ٹھیکیداروں اور اسرائیل کے یاروں پر کہ جن کی آنکھیں اس کھلی اورنگی

اسرائیلی بربریت دیکھنے سے قاصر ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور لا تعداد زخمی ہسپتالوں اور گھروں میں کراہ رہے ہیں۔ عالم اسلام اور اس کے حکمرانوں کے لیے دعائی کی جاسکتی ہے کہ اللہ ان کی نیند سے آنکھ کھولے اور یہ اپنے مسلمان بھائیوں کی لاشوں کو گرنے سے بچال لیں اور اپنے زخمی بھائیوں کی امداد کے لیے میدانوں میں نکل پڑیں۔

صہیونیت یعنی یہودیت اپنی شرارتوں اور خباثتوں کی بنا پر اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے پیغمبروں اور رسولوں کی گستاخی کرنے والی قوم ہے۔ اس قوم نے انبیائے کرام علیہم السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور یہ ایک "مغضوب علیہم" (جن پر غضب کیا گیا) قوم ہے۔

مسلمان اسرائیل کو ایک ناجائز ریاست کہتے ہیں۔ کیونکہ

عزم بھی ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی یاد میں انہوں نے گنبد صخری (قبلہ اول) کی مارت کو شہید کر کے بیکل سلیمان کو تعمیر کرنا ہے۔ یہود اس کے لیے منصوبہ بھی بناتے رہتے ہیں اور ٹیکنالوجی بھی استعمال کرتے رہتے ہیں مگر فلسطین کے بہادر مسلمان گذشتہ ساٹھ ستر سال سے اس بیکل سلیمان کی تعمیر میں رکاوٹ بننے چلے آ رہے ہیں۔ یہی اسرائیلی مظالم کی داستان ہے کہ فلسطینی یروشلیم خالی کر کے ہجرت کر جائیں اور بیکل سلیمان کی تعمیر آسان ہو جائے۔ کاش! آج کا مسلمان بیدار ہوا اصل حقیقت کو سمجھے اور مغضوب علیہم قوم کا مقابلہ کرنے کی سوچے۔

دنیا میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں دیکھا جائے تو آزمائشیں بھی وہیں ہیں۔ ملک شام کو دیکھیں وہاں مسلمان کبلانے والے حکمران ہی اپنی قوم پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں۔ عراق میں استحکام نہیں۔ افغانستان اور پاکستان میں امریکی صلیبی جنگ نے حالات کے بگاڑ میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ یہ صلیبی جنگ جسے ایک خطرناک منصوبے کے ذریعے 9/11 کے بعد شروع کیا گیا تھا کسی صورت ٹھنڈی ہونے کو نہیں آ رہی۔ افغانستان اور پاکستان کی سرزمین پر سازشوں اور صلیبی ریشہ دوانیوں کے ماہرین نے ان خطوں میں عدم استحکام پیدا کیا ہوا ہے۔ وہ ایک پریشان کن امر تو ہے ہی مگر ان سب حالات کے برعکس ان شورش زدہ علاقوں میں جہاں صلیبی سازشیوں نے اپنی چالوں کا جال بچھایا ہوا ہے یہاں کے مسلمانوں نے ان سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ یہ صلیبیوں کی سازش ہے کہ مسلمان بھی مستحکم نہ ہوں اور یہ کبھی متحد و متفق نہ ہوں پر عمل پیرا رہتے ہوئے مسلمانوں کے اندر ہی سے اپنے ایجنٹ اور کارندے ڈھونڈھ نکالتے ہیں اور مسلمانوں کو کبھی فرقہ وارانہ واقعات کے ذریعے کبھی نسلی تقسیم کے ذریعے کبھی دھماکے کر کے اور کبھی علاقائی تقسیم کے ذریعے سماجی و ریاستی طور پر ہمیشہ تقسیم کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اب یہ ہمارے قومی سطح کے لیڈروں زعمائے ملت شیوخ علمائے کرام کا فریضہ ہونا چاہیے کہ وہ اغیار کی سازشوں سے اپنی قوم کو آگاہ کرتے رہا کریں اور سب مسلمانوں کو اپنے اپنے دائروں کی بجائے قومی دائرے میں لانے کا بھی سوچیں تاکہ عالم اسلام کو ایک لڑی میں پرو کر ایک مضبوط قوت تشکیل دی جاسکے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے نیل کے ساحل سے لے کر تا بجاک کا شفر

شفافیت

- تمام تحقیقات اور معاملات میں مکمل شفافیت
- حادثہ حرم کی پوری نگرانی براہ راست خادم الحرمین الشریفین کریں گے۔
- تمام تحقیقاتی رپورٹس کو منظر عام پر لایا جائے گا۔

عزم اور حزم

- بن لادن کمپنی کو بلیک لسٹ کر دیا گیا۔
- بن لادن کمپنی کے تمام مسؤلیں کے لیے بیرونی سفر پر پابندی عائد کر دی گئی۔
- کسی بھی نئے پروجیکٹ میں بن لادن کمپنی حصہ نہیں لے سکے گی۔
- بن لادن کمپنی کے سابقہ تمام تعمیراتی کاموں کی از سر نو تحقیقات ہوں گی۔

فوری اقدامات

- تمام مریضوں کو اعلیٰ علاج معاہدے کی فراہمی
- زخمیوں کے جج ادا کرنے کے لیے خصوصی انتظامات

بلا تفریق معاوضہ

- سعودی حکومت کے اعلان کے مطابق ہر شہید کے خاندان کو مبلغ دس لاکھ ریال ادا کیا جائے گا۔
- ہر گمشدہ حاجی کے خاندان کو بھی مبلغ دس لاکھ ریال کی ادائیگی ہوگی۔
- ہر زخمی حاجی کو مبلغ پانچ لاکھ ریال دیئے جائیں گے۔
- شہداء کے ہر خاندان سے دو افراد کو آئندہ سال سرکاری مہمان نوازی میں جج کرایا جائے گا۔

درج بالا صورت حال کے تناظر میں سعودی حکومت خراج تحسین کی مستحق ہے۔ خاص کر خادم الحرمین الشریفین نے جس احساس ذمہ داری کا ثبوت دیا وہ تحسین کے لائق ہے۔ اس حادثہ فاجعہ کو فائلوں کی گرد میں نہیں دبایا بلکہ اس قدر سرعت کے ساتھ اقدامات کیے ہیں کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ نہ صرف متاثرین کو بھاری معاوضہ کی ادائیگی بلکہ ان کے خاندان کی اشک شونی ہوئی اور آئندہ اپنی مہمان نوازی کا شرف بخشا۔ نیز حادثہ کے ذمہ داران کا تعین کرنے میں پس و پیش سے کام نہیں لیا۔ بن لادن کمپنی کے آل سعود کے ساتھ گہرے رابطے اور تعلقات ہیں اور ان کے درمیان روز و رات سے محبت و احترام کا رشتہ قائم ہے۔ لیکن خادم الحرمین الشریفین نے عدل



محکمہ خوراک اور امن قائم کرنے والے اداروں کے ذمہ داران بار بار مختلف ہوشوں، رہائشی مقامات کا نہ صرف جائزہ لیتے ہیں بلکہ معیار اور سینڈرڈ کو بھی چیک کرتے ہیں۔ کوتاہی کی شکل میں متعلقہ لوگوں کو بھاری جرمانے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل مسلسل چلتا رہتا ہے۔ اژدھام اور لاکھوں حاجج کی آمد کے باوجود خورد و نوش کی چیزوں میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ حج آپریشن نصف شوال سے شروع ہو کر آخری حاجی کے واپس چلے جانے تک جاری رہتا ہے۔ اس دوران خادم الحرمین الشریفین مسلسل رابطے میں ہوتے ہیں۔ خاص کر ایام حج وہ خود مہمی میں آکر پورے حج کی بذات خود نگرانی کرتے ہیں۔

حج میں مشکل ترین مرحلہ پہلے روز شیطان کو کنکریاں مارنا ہے۔ اس سے قبل اکثر حادثات یہاں ہوتے تھے لیکن گذشتہ سالوں میں یہ انتظام بھی ٹھیک ہو گیا اور اب اس مقام پر کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ لیکن بصد افسوس! شدید طوفانی بارش اور تیز ہواؤں کی وجہ سے اس سال حرم شریف کی توسیع میں استعمال ہونے والی سب سے بڑی کرین زمین بوس ہوئی جس سے 109 حاجج کرام اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے اور سینکڑوں زخمی۔ بلاشبہ یہ ایک قدرتی حادثہ ہے جسے انسانی وسائل نہیں روک سکتے۔ بہتر سے بہتر انتظامات کے باوجود ایسی ناگہانی آفت نازل ہو جاتی ہے۔ سعودی حکومت کی بروقت کارروائی سے دیگر حاجج کرام میں تحفظ پیدا ہوا ہے۔ خادم الحرمین الشریفین نے فوری طور پر پانچ بنیادی اقدامات اٹھائے ہیں:

عدل و انصاف

- حادثے کی فوری تحقیقات کا حکم
- پانچ دن میں مکمل تحقیقات کے بعد احکامات جاری کر دیئے۔
- کو تا ہی ثابت ہونے پر محاسبہ
- فیصلوں پر فوراً عمل درآمد

پوری دنیا میں یہ خبر نہایت رنج و الم، دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی پڑھی اور دیکھی گئی کہ امسال حج کے مبارک موقعہ پر دو المناک حادثات رونما ہوئے جس کے نتیجہ میں سینکڑوں حاجج کرام اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! جبکہ سینکڑوں زخمی ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔

حادثہ حرم!

پہلا حادثہ 11 ستمبر 2015 بروز جمعہ اس وقت پیش آیا جب مکہ مکرمہ میں شدید طوفان باد و باراں تھا۔ تیز ہواؤں کی وجہ سے ایک بھاری بھر کم کرین اپنا توازن قائم نہ رکھ سکی اور وہ صفا و مودہ کی چھتوں کو توڑتی ہوئی زمین بوس ہو گئی۔ اس کی زد میں آکر تقریباً 109 حاجج کرام شہید جبکہ 350 کے قریب زخمی ہو گئے۔

حادثے کی اطلاع ملتے ہی خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود (حفظہ اللہ) جائے وقوعہ پر پہنچے اور موقعہ ملاحظہ کیا۔ تمام شہداء کی تدفین و تدفین کا انتظام جبکہ زخمیوں کو انور ہسپتال منتقل کیا گیا۔ جہاں انہوں نے خود تمام مریضوں کی عیادت کی اور بہترین علاج و معالجہ کا حکم دیا۔

حج کے موقعہ پر سعودی حکومت ہمیشہ غیر معمولی انتظامات کرتی ہے۔ حاجج کرام کی سہولت کے لیے جدہ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔ حاجج کرام کی رہائش گاہوں کو ہر ممکن تمام سہولتوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ منی، عرفات اور مزدلفہ کی بستیوں میں پانی، خوراک اور ضروریات زندگی وافر مقدار میں دستیاب ہوتی ہے۔ سب سے بڑھ کر حاجج کرام عبادت کے لیے انتہائی پرسکون اور پر امن ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ ہر حاجی اپنے مسلک کے مطابق عبادت کرتا ہے جس میں کوئی دھرمداغلت نہیں کرتا۔ ایسے شاندار اور مثالی اقدامات کہ جس پر ہر حاجی مطمئن اور خوش نظر آتا ہے۔ سعودی وزارت حج، مکہ مکرمہ کی بلد یہ عظمیٰ، محکمہ صحت،

وانصاف کا بول بالا کیا اور ذاتی مراسم اور تعلقات کو حق کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنایا۔ بن لادن کمپنی کو بلیک لسٹ قرار دینے کے ساتھ آئندہ کسی بھی میگا پروجیکٹ میں شامل نہ کرنے کا حکم دیا۔ مکمل تحقیقات تک انہیں پابند کر دیا کہ وہ بیرون ملک سفر نہیں کر سکتے اور ذمہ داران کا محاسبہ کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا۔ بلاشبہ یہ اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ ہے کہ جہاں اتنی جلدی بڑے حادثہ کے متاثرین کی شنوائی ہوئی اور انہیں عدل وانصاف مل گیا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سعودی حکومت حجاج کرام کی خدمت میں کس قدر مخلص اور ان کی دیکھ بھال کرنے اور آرام و سکون پہنچانے میں سنجیدہ ہے۔ ہم ان طور کے ذریعے جہاں ان تمام شہداء کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں وہاں زمینوں کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ہم سعودی حکومت اور خادم الحرمین الشریفین کی اعلیٰ کارکردگی پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بروقت کارروائی کر کے امت مسلمہ کی قیادت کا حق ادا کر دیا۔ اسی طرح دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ توحید و سنت پر قائم اس حکومت کو تاقیامت سلامت اور حاسدین کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سانحہ منی:

ابھی حجاج کرام اور امت مسلمہ حادثہ حرم کو نہ بھول سکی تھی کہ 10 ذی الحجہ کو عصر کے قریب منی میں ایک دلخراش اور المناک حادثہ رونما ہو گیا۔ بعض حجاج کے غیر ذمہ دارانہ اقدام سے اژدھام میں بھگدڑ مچ گئی جس سے حجاج ایک دوسرے کے پاؤں تلے دب گئے۔ اس کے نتیجے میں تقریباً 769 حجاج رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جبکہ 900 سے زائد حجاج زخمی ہوئے۔

حج کی سعادت حاصل کرنے والا ہر حاجی جانتا ہے کہ سعودی حکومت ہر سال کس قدر شاندار انتظامات کرتی ہے۔ ایام حج میں ایک لاکھ کے قریب کارکنان، رضا کار جن میں آرمی، پولیس، سکاؤٹ، ریسکیو، ڈاکٹر، ہیلتھ کے متعلق تمام عملہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہوتا ہے۔ حج سے قبل ہر سال حج آپریشن کے نام پر شاندار منصوبہ بندی کی جاتی ہے تمام عملے کو بار بار ٹریننگ دی جاتی ہے بلکہ موقع پر حقیقی ریہرسل بھی ہوتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہی یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ تمام وزراء اور اداروں کے سربراہان میدان عمل میں اترتے ہیں۔ جبکہ اس پورے

آپریشن کی نگرانی براہ راست خادم الحرمین الشریفین کر رہے ہوتے ہیں تاکہ حج کے پانچ دن بھر دھوپ نہ گزر جائیں۔ حج میں اہم مرحلہ میدان عرفات میں حجاج کرام کا پہنچنا ہے جس کے لیے معلمین نے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا ہوتا ہے۔ رش اور ٹریفک کے نظام کو کیمروں کی مدد سے کنٹرول کیا جاتا ہے جبکہ ہیلی کاپٹر مسلسل گشت کرتے ہیں۔ ٹرین کا شاندار نظام بھی موجود ہے جس پر ہزاروں حجاج سفر کرتے ہیں۔ لیکن حجاج کرام کی بہت بڑی تعداد پیدل چلنے کو ترجیح دیتی ہے۔ عرفات سے واپسی اور مزدلفہ میں رات کے قیام کے بعد چونکہ تمام حجاج کا رخ حجرات کی طرف ہوتا ہے۔ پیدل چلنے والوں کے لیے یکطرفہ راستے ہیں اور بغیر کسی رکاوٹ کے حجاج چلتے ہوئے شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں اور آگے نکل جاتے ہیں۔ ایک عرصہ سے یہ پرامن نظام چل رہا ہے۔

لیکن اس دفعہ 10 ذی الحجہ کو سہ پہر منی میں ایک مقام پر بعض حجاج نے یکطرفہ گزرگاہ کی مخالفت کی جس سے آنے والے حجاج کو مشکل پیش آئی۔ اس دھکم پیل میں بھگدڑ مچ گئی اور دم گھٹنے سے 769 حجاج شہید ہو گئے۔ جبکہ 900 سے زائد زخمی ہو گئے۔ اگرچہ سعودی آرمی نے حجاج کرام کو متبادل راستوں پر ڈال کر اس بھگدڑ کو کنٹرول کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن لاکھوں حجاج کو روکتے روکتے وقت لگا اور یہ حادثہ فاجعہ رونما ہو گیا اور سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں۔

اس حادثے کا المناک پہلو یہ ہے کہ اس کے بعد ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرنے کی بجائے بعض نادان دوستوں نے الزام تراشی شروع کر دی۔ خصوصاً ایران نے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا اور اس حادثے کو سیاسی رنگ دینے کے ساتھ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے استعمال کیا۔ ایران کے عاقبت نا اندیش صدر نے اقوام متحدہ میں اس حادثے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ یہ واقعہ قانونی، اخلاقی اور شرعی اعتبار سے اقوام متحدہ کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا اور نہ ہی یہ پلیٹ فارم اس مقصد کے لیے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی اسلامی یا غیر اسلامی ملک نے اس کی تائید نہیں کی۔ سعودیہ پر مختلف الزامات لگائے جا رہے ہیں خاص کر ناقص انتظامات کی پھبتی کسی جا رہی ہے۔ سعودی حکومت حالات سے بے خبر نہیں۔ وہ تمام

حالات پر عقاباً نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ سطح پر تحقیقات جاری ہیں اور بہت جلد حقائق سامنے آئیں گے۔ لیکن ابتدائی رپورٹ کے مطابق اس المناک حادثے کا بنیادی سبب ایران کے 300 حجاج ہیں جو نظام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اگلے پاؤں چلے۔ یکطرفہ گزرگاہ کی مخالفت کی اور حج کو بھی گروہی اور سیاسی رنگ دینے کے لیے توحید مخالف نعرے لگائے۔ اس سبب لوگوں میں بے چینی بڑھ گئی اور لوگ گھبرا کر نکلے جس سے خوف و ہراس پھیلنا اور بھگدڑ مچ گئی۔ بی بی سی اردو کے مطابق ایران نے سڑکوں کے بند ہونے کی افواہ پھیلانی جس سے یہ حادثہ رونما ہوا۔ جبکہ ایشیا ایکسپریس کے مطابق ایران کے 300 حجاج اس کے ذمہ دار ہیں جو سیاسی نعرے لگاتے ہوئے اگلے پاؤں چلے۔ چونکہ ابھی تحقیقات کا عمل جاری ہے اور ابھی ہوشربا انکشافات کی توقع ہے۔ کیونکہ اس خطے میں ایران کی ریشہ دوانیاں اور مداخلت کسی سے مخفی نہیں۔ وہ ہمیشہ سعودیہ میں عدم استحکام کے لیے کوشش کرتا رہا ہے۔ یہ حادثہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس سے مختلف ممالک کے سینکڑوں حجاج لقمہ اجل بنے۔

ایران کا یہ پہلا اقدام نہیں بلکہ گزشتہ تین دہائیوں سے وہ متعدد مرتبہ مکہ اور مقامات مقدسہ کی حرمت کو پامال کر چکا ہے۔ مسلح جدوجہد کے ساتھ بیت اللہ پر قبضے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں سعودی آرمی کے جوان شہید ہوئے اور ان کے ناپاک عزائم خاک میں مل گئے۔ بار بار ایسے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں جس سے مکہ مکرمہ کے امن کو تہہ وبالا کیا جاتا ہے۔

ہم تمام اسلامی ممالک سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ اس حادثہ فاجعہ کا سبب بننے والے لوگوں کی نہ صرف مذمت کریں بلکہ انہیں گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دیں۔ ایران کو بھی لگام دیں کہ وہ اپنی حدود میں رہے اور حرمین الشریفین کے تقدس کو پامال نہ کرے اور نہ ہی حج جیسی مقدس عبادت کو سیاسی مقصد کے لیے استعمال کرے۔ اپنے حجاج کی تربیت کریں کہ وہ صرف عبادت کی غرض سے جائیں اور پرامن طریقے سے تمام مناسک ادا کریں اور دوسرے حجاج کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ اگر ایران آئندہ پرامن رہنے کی یقین دہانی کرواتا ہے تو ٹھیک ورنہ ان کے حجاج پر مستقل پابندی عائد کر دی جائے تاکہ باقی مسلمان پرامن حج ادا کر سکیں۔



طریقہ سے جہاد میں شرکت کریں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ کو ان پر بے حد اعتماد تھا چنانچہ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن میں قاضی اور زکوٰۃ کا مال اکٹھا کرنے کے لیے مامور فرمایا۔ یہ بارگاہ نبوی کا ان دو شخصیتوں پر بے حد اعتماد تھا اور پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو بھیجنے سے قبل نصیحتیں فرمائیں:

[يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، بُشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا، وَتَطَوَّعَا وَلَا تَخْتَلِفَا]

” (لوگوں کے لیے) آسانی فراہم کرنا، انہیں سختیوں میں مبتلا نہ کرنا، دیکھو تمہیں بشارت دینے والا بن کر جانا ہے اور لوگوں کو خوشخبریاں دینی ہیں ان کو اسلام سے دور نہیں کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق رکھنا، اختلاف کا شکار نہ ہونا۔“

تا کہ لوگ اسلام کے قریب آجائیں۔ اسلام کے بارے میں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بڑا مشکل دین ہے یقیناً آسان ہونا ہی اسلام کی خوبی ہے۔

ہمارے آج کے داعیان حق کے لیے ان نصیحتوں میں بہت بڑا درس موجود ہے کہ اپنے اخلاق اپنے کردار اور اپنے حسن تعامل سے لوگوں کو اپنے قریب کریں۔ ان کو معمولی معمولی غلطیوں اور کوتاہیوں پر جہنم سے نہ ڈرائیں۔ بلاشبہ اللہ رب العزت کی رحمتیں اور بخششیں اس کے غضب اور ناراضی پر بھاری ہیں۔ اسلام کے ان دونوں نامور سپہوتوں نے اپنے حسن اخلاق سے وہاں کے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ ان کے سامنے جو بھی مسئلہ آتا پہلے وہ اس کا حل قرآن کریم میں تلاش کرتے، اگر قرآن کریم میں حل نہ پاتے تو پھر سنت رسول ﷺ ان کے لیے مشعل راہ ہوتی۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن کے قاری تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خوبصورت آواز سے نوازا تھا۔ اتنے خوبصورت اور پرکشش لہجے میں قرآن پڑھتے کہ سننے والے جھوم جھوم جاتے۔ ایک مرتبہ وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہ بھی ان کی تلاوت سننے لگیں۔ ان کو نہیں معلوم تھا کہ یہ دو بڑی شخصیات ان کی تلاوت سن رہی ہیں۔ جب انہوں نے تلاوت ختم کی تو اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں بتایا کہ عبداللہ! ہم تمہاری تلاوت سن رہے تھے۔ اس پر یقیناً انہیں بے حد خوشی ہوئی ہوگی۔ چنانچہ عرض کیا کہ اللہ

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ بِفَتْحِ خَبِيرٍ أَمْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ]

”مجھے اس بات کا علم نہیں کہ ہمیں خبیر کی فتح کی زیادہ خوشی ہے یا جعفر کے آنے کی زیادہ خوشی ہے۔“

خبیر سے بھاری مقدار میں مالی غنیمت حاصل ہوا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جہاں دیگر غازیوں کو حصہ دیا وہاں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بھی مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ ایک مثالی اور محبوب رہنما کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ میں اپنے قائد کے زیادہ قریب ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت مبارک میں بے شمار دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ خوبی بھی بدرجہ اتم پائی جاتی

یہ عظیم المرتبت صحابی رسول ﷺ بیک وقت قاری حافظ عالم فقیہ اور قاضی تھے۔ خاص یمن کے رہنے والے تھے۔ ان کے قبیلہ اشعری کے لوگ یمن سے مکہ آتے جاتے رہتے تھے۔ ان کا اصلی نام عبداللہ بن قیس تھا۔ مگر شہرت ابوموسیٰ اشعری کے نام سے پائی۔ انہوں نے شروع زمانے ہی میں اسلام قبول کر لیا اور پھر اپنے اصل وطن روانہ ہو گئے۔ یمن میں انہوں نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی شہرت سنی۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے بڑا عادل حاکم ہے اور مسلمان وہاں پر بغیر خوف و ہراس امن سے زندگی گزار رہے ہیں تو انہوں نے بھی حبشہ جانے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ وہ حبشہ چلے گئے اور ایک مدت وہاں گزار دی۔

حبشہ کے مسلمانوں کے لیڈر سیدنا جعفر بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”ابوموسیٰ کو آل داود کے مزامیر میں سے مزار (حسن آواز) عطا کیا گیا ہے۔“ (ترمذی: ۳۸۵۵)

طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کے چچیرے بھائی تھے۔ جب مشکلات بتدریج ختم ہوتی چلی گئیں حالات سازگار ہو گئے اور اسلام ہر طرف پھیلنا شروع ہو گیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے

حبشہ میں مسلمانوں کو پیغام بھیجا کہ وہ واپس آجائیں چنانچہ سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مہاجرین حبشہ کا ایک قافلہ مدینہ پہنچا۔ اللہ کے رسول ﷺ غزوہ خیبر کے لیے تشریف لے جا چکے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ سے ملنے کی تڑپ میں سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے صبر نہ ہو سکا۔ کہنے لگے کہ جہاں اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے گئے ہیں میں بھی وہیں جاؤں گا۔ جب وہ خیبر روانہ ہوئے تو دیگر لوگوں کے ساتھ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی روانہ ہو گئے۔ جس وقت یہ قافلہ خیبر پہنچا اس وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیبر کے میدان میں فتح عطا فرمادی تھی۔ فتح کی خوشی تو تھی ہی مگر حبشہ سے مسلمان مہاجرین کے قافلے کا آجانا بھی کچھ کم مسرت بخش نہ تھا۔

تھی۔ بلاشبہ حبشہ کے مہاجرین نے حبشہ میں ایک عادل حکمران کی حکومت میں وقت گزارا تھا مگر پردیس بہر حال پردیس ہوتا ہے۔ وطن سے دوری خاص طور پر انہوں سے دور رہ کر دیار غیر میں رہنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ان کی دلجوئی بھی کر رہے تھے۔ ہر چند کہ انہوں نے خیبر کے معرکہ میں حصہ نہیں لیا تھا مگر ان کا بھی حصہ نکال رہے تھے۔ حالانکہ خیبر کی غنیمت کا مال حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کے لیے مخصوص تھا۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اس بات کا بے حد افسوس تھا کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ غزوات میں حصہ کیوں نہ لیا۔ چنانچہ انہوں نے اس بات کا عزم کیا کہ اب جہاں بھی موقع میسر آیا وہ بھرپور

تک برقرار رکھا گیا۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صرف حافظ قرآن اور قاری ہی نہ تھے بلکہ مرد مجاہد بھی تھے۔ میدان جنگ میں ان کا شمار فوجی جرنیلوں میں ہوتا تھا۔ دراصل اس دور میں بہت فتوحات ہوئیں۔ سعودی عرب کے علاقے سے نکل کر آگے بڑھتے چلے جائیں اردن، عراق، شام (سوریا)، ایران، ترکی، لبنان اور مصر۔ ایک طرف یہاں ایران کی قوت تھی تو دوسری جانب رومی طاقت تھی جس کا اپنے زمانے میں کوئی ثانی نہ تھا۔ چنانچہ اسلام کے شیر دل مجاہدین نے مختلف جہات میں اسلام کو پھیلانے کے لیے جہاد کیا۔ اسی دوران ایران کے شہر اصفہان اور نہادند کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راتوں کو جاگنے والے رب کے خوف سے رونے والے اور کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ ساری عمر لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے رہے۔ ایک صحیح حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا تھا کہ ”اے عبداللہ بن قیس! میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟“ عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! ضرور بتائیے۔ ارشاد ہوا: [لا حول ولا قوة الا باللہ]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث کی کتابوں میں ۳۵۵ احادیث روایت کی گئی ہیں۔ امام بخاری نے چار اور امام مسلم نے پندرہ احادیث بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر اپنے فضل و کرم اور رحمت کی برکھا برسانے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین! ثم آمین!)

درس قرآن

مرکزی جمعیت اہل حدیث والحدیث تھوہ فورس پاکستانی کے زیر اہتمام 10 اکتوبر بروز ہفتہ جامع مسجد ابوبکر الصديق الحمدیہ میں منعقد ہوا جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد الحق اثری (فیصل آباد) نے مؤثر و مدلل علمی خطاب فرمایا اور جناب قاری محمد یعقوب طاہر ضلعی ناظم و نائب ناظم حافظ سلیم عابد یزدانی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ درس قرآن میں قاری شوکت حیات و قاری حبیب اللہ بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ امیر شری پاکستان کو پروگرام کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

منجانب: قاری محمد عباس بھٹی

داخل فرما۔“

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ تلاوت کر رہے تھے اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی تلاوت سنی تو ارشاد فرمایا: [لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مِّنْ أَمْرِ آلِ دَاوُدَ] ”داود علیہ السلام کی سرکلی بانسریوں میں سے ایک بانسری انہیں عطا کی گئی ہے۔“

میرت نگاروں نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ان کی تلاوت کو امہات المؤمنین نے سماع فرمایا تو سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ میری تلاوت سن رہی ہیں تو میں اوزیادہ خوش الحانی سے تلاوت کرتا۔ ایک مرتبہ وہ دمشق گئے ان کا قیام اپنے دوستوں کے ہاں تھا۔ وہ راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں یہ بات آئی تو وہ خود چل کر ان کی تلاوت سننے گئے۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راتوں کو جاگنے والے رب کے خوف سے رونے والے اور کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ ساری عمر لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے رہے۔

تاریخ ابن عساکر میں ہے کہ قسمی کہتے ہیں: اگر علم حاصل کرنا ہو تو چھ اشخاص سے لو۔ ان میں انہوں نے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بھی نام لیا ہے۔ راتوں کو جاگنے والے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ دنیا سے بڑے بے رغبت تھے۔ بصرہ میں ایک مدت تک قیام رہا۔ جب بصرہ میں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک اونٹ تھا اور جب اس شہر سے نکلے تو ان کے پاس محض چھ سو درہم تھے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اپنے بعد سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بصرہ میں چھوڑ آئے ہو ذرا ان کے بارے میں بتاؤ ان کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ میں نے انہیں اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ امور خلافت میں نہایت کامیاب تھے۔ ان کا اصول تھا کہ جسے کسی منصب پر مقرر کرتے اسے ایک سال سے زیادہ کسی جگہ نہ رہنے دیتے بلکہ تبدیل کر کے کسی دوسری جگہ بھیج دیتے۔ مگر سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا معاملہ اور تھا کہ ان کو ایک ہی جگہ چار سال

کے رسول! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ میری تلاوت سماع فرما رہے ہیں تو میں اوزیادہ خوبصورت انداز میں تلاوت کرتا۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راتوں کو لمبا قیام کرنے والے اور رات کی تاریکی میں لمبی لمبی دعائیں مانگنے والے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان کی یہ عادت معروف تھی کہ وہ رات کو قیام کے دوران قرآن پڑھتے ہیں اور پھر لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔

جذبہ جہاد سے سرشار سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے غزوہ ذات الرقاع میں شرکت کا موقع ملا۔ راتوں کو طویل قیام کرنے والے اور اللہ کے خوف سے رونے والے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بصرہ میں دیا گیا ایک خطبہ بڑا مشہور ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ ”اے لوگو! آنسو بہاؤ اگر رونا نہیں آتا تو روتی شکل ہی بنا لو اس لیے کہ جہنمی بہت روئیں گے

یہاں تک کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ اتنے خون کے آنسو بہائیں گے کہ اگر اس میں کشتی چلائیں تو چل جائے گی۔“ پھر انہوں نے لوگوں سے کہا کہ ”اس دن کی ندامت سے بچنے کے لیے آج رونا کا اہتمام کر لو۔“

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ان خوش قسمت حضرات میں سے تھے جن کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی۔ غزوہ حنین میں ان کے بھائی ابوعامر شہید ہو گئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی:

”اے اللہ! اپنے بندے ابوعامر کو بخش دے اور قیامت کے روز اسے بہت ساری خلقت پر فضیلت عطا کر دے۔“

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت پاس ہی تھے۔ انہوں نے بھی موقع غنیمت جان کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے لیے بھی دعا فرمائیں چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لیے بھی دعا فرمائی:

اللهم! اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيامة مدخلا كريما
”اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف کر دے اور اسے جنت میں عزت و کرم سے

یادِ رفیقان

خادم القرآن مولانا قاری محمد رمضان

تحریر: جناب پروفیسر محمد سلیم ظفر

خوشیوں، غمیوں میں شریک ہوتے۔ آخری عمر میں ذرا چلنا پھرنا مشکل تھا۔ اس کے باوجود آپ تمام جگہوں پر پہنچ جاتے تھے۔

آپ بہت صاف دل اور نرم خوتے۔ خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبے سے سرشار طلبہ کے ساتھ بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ ان کی ضروریات کا بہت خیال کرتے۔ اچھی خوراک، پھل اور دودھ کا اہتمام کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ سلفیہ کی آچھ ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہوئیں۔ آپ کے طرز عمل کو دیکھ کر طلبہ نے آپ کو (ام الجامعہ) جامعہ کی ماں کا خطاب دیا۔ طلبہ کے ساتھ خاص لگاؤ تھا۔ انہیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور ہمیشہ عزت و احترام کے ساتھ نام لیتے۔ اکثر طلبہ کو بلاتے وقت نام کے ساتھ "صاحب" لگاتے۔ نوکنے پر فرماتے کہ یہ بھی ہمارے لیے صاحب سے کم نہیں ہیں۔ مختلف تقریبات میں شریک ہوتے تو طلبہ کی بھی خواہش ہوتی کہ قاری محمد رمضان صاحب خطاب کریں کیونکہ قاری صاحب محترم ہمیشہ طلبہ کو مخاطب کرتے تھے۔ عزیز طلبہ! آخر آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہو۔ دل کی دھڑکن اور ماتھے کا جھومر ہوا اس پر طلبہ بہت خوش ہوتے۔

قاری محمد رمضان میں یہ منفرد خوبی تھی کہ وہ اپنے رفقاء کی خامیوں سے آگاہ ہونے کے باوجود ہمیشہ حوصلہ افزائی فرماتے۔ کوتاہیوں سے صرف نظر کرتے اور خوبیوں کی تحسین کرتے جس سے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھ جاتا۔ آپ نے اگرچہ کبھی جماعتی ذمہ داری قبول نہیں کی تھی لیکن جماعتی سرگرمیوں سے پوری طرٹن باخبر رہتے۔ اپنے کام کی جہاں تحسین کرتے وہاں نا انقیاد پر خوب کھستے تھے اور افسوس کا اظہار کرتے۔ ان کی شدید خواہش ہوتی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کو تمام شعبہ بانے زندگی میں نمایاں حیثیت حاصل ہو۔

آپ سیاست میں بھی دلچسپی لیتے۔ بنیادی طور پر مسلم لیگ (ن) کے حامی تھے۔ ان کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کرتے لیکن ان کی کرپشن اور بعض قابل گرفت معاملات پر کبیدہ خاطر ہوتے اور افسوس کا اظہار کرتے۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے۔ ایسے لوگوں اور علماء سے نفرت کرتے جو موجودہ حالات کے تقاضوں کو پورا کرنے کی بجائے گروہ

شعبہ حفظ میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ تقریباً 42 سال تک شعبہ حفظ کے صدر مدرس رہے اور سینکڑوں طلبہ کو حفظ مکمل کرایا۔ آپ جامعہ سلفیہ کی بعض ابتدائی کلاسوں میں بھی حفظ کرواتے رہے۔ آپ کے مایہ ناز شاگرد پوری دنیا میں دعوتی، تبلیغی، تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں جو آپ کے لیے بہترین صدقہ جاریہ ہیں۔

آپ للہیت اور اخلاص کے پیکر تھے۔ جامعہ سلفیہ کے ساتھ غیر مشروط دلی وابستگی تھی۔ آپ نہ صرف تدریس کا کام کرتے بلکہ جامعہ سلفیہ کے بہترین ترجمان اور بے لوث سفیر بھی تھے۔ جامعہ سلفیہ کی حسن کارکردگی کا چرچا کرتے اور فیصل آباد کے ممتاز تاجروں، صنعتکاروں سے زرتعاون حاصل کرتے تھے۔ خصوصاً رمضان المبارک میں

آپ للہیت اور اخلاص کے پیکر تھے۔ جامعہ سلفیہ کے ساتھ غیر مشروط دلی وابستگی تھی۔ آپ نہ صرف تدریس کا کام کرتے بلکہ جامعہ سلفیہ کے بہترین ترجمان اور بے لوث سفیر بھی تھے۔

آپ کا یہ کام اور زیادہ بڑھ جاتا۔ انفرادی رابطوں کے ساتھ آپ مختلف معروف مساجد میں درس قرآن ارشاد فرماتے اور جامعہ کے لیے خوب تعاون حاصل کرتے۔ لوگ دل و جان سے آپ کی قدر کرتے اور دل کھول کر تعاون کرتے۔ جامع مسجد الفردوس میں خدمات کے دنوں میں بہت سے لوگوں نے آپ سے قرآن حکیم ناظرہ پڑھا جس کی وجہ سے آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ بازار جاتے تو ہر دوسرا دوکان دار کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ بہت مفسر اور خلیق تھے۔ آپ تمام حلقوں میں ہر عزیز تھے۔ لوگوں سے مسلسل رابطہ رکھتے اور ان کی

تمام دینی، جماعتی اور تدریسی حلقوں میں قاری محمد رمضان مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد محتاج تعارف نہیں۔ آپ کا شمار پاکستان کے اولین قراء میں ہوتا ہے۔ آپ کے ہم عصروں میں قاری محمد یحییٰ رسول نگری اور قاری محمد اسلم آف گوجرانوالہ شامل ہیں۔

کھلا چہرہ کشادہ پیشانی، گوارنگ، متبسم آنکھیں، فرپہ جسم یہ ہیں ہمارے ممدوح جناب استاذ الحفظ قاری محمد رمضان صاحب جو گذشتہ دنوں زندگی کی 71 بہاریں دیکھ کر جنت مکین ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو قابل رشک حسن خاتمر نصیب ہوا۔ صبح چھ بجے سے طلبہ کا سبق اور منزلیں سنتے رہے۔ ساڑھے دس بجے وقفہ کیا اور خود آرام کے لیے اپنے کمرے میں تشریف فرما ہوئے تو روح نفس غسری سے پرواز کر گئی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ

جیسے آپ پر سکون نیند لے رہے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ... اللہم اغفرلہ وارحمہ۔

قاری محمد رمضان نہ صرف تجویہ وقرآن کے ماہر تھے بلکہ آپ نے علوم

اسلامیہ کی مکمل تعلیم حاصل کی اور جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے سند فراغت حاصل کی۔ آپ کے ہم عصر شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی، مولانا عبدالسلام بھٹوی تھے۔ ابتداء میں آپ نے اسلامی علوم کی تدریس سے کام کا آغاز کیا لیکن بعد میں اپنی والدہ کی شدید خواہش پر صرف حفظ القرآن کا شعبہ اختیار کر لیا۔ اپنی تعلیمی و تدریسی خدمات کا آغاز 1967 سے جامع مسجد اہل حدیث خانیوال سے کیا۔ اس کے بعد جلد ہی آپ جامع مسجد الفردوس گلبرگ سی میں تشریف لے آئے اور فیصل آباد میں پہلا مدرسہ حفظ القرآن بنانے کا اعزاز حاصل کیا۔ 1973 میں آپ مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی کی خصوصی دعوت پر جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لے آئے اور تادم مرگ جامعہ سلفیہ میں

بندی اور لوگوں میں خلفشار پیدا کرتے۔

آپ عالمی حالات پر بھی نظر رکھتے۔ امت اسلامیہ کی زبوں حالی پر آنسو بہاتے اور مسلمانوں کے قتل عام پر اظہارِ افسوس کرتے۔ خصوصاً لیبیا، شام، عراق، یمن اور افغانستان کے حالات پر پریشان ہوتے اور ہمیشہ اصلاح احوال کی دعا کرتے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ میرے دیرینہ تعلقات تھے۔ 1974 میں جامعہ سلفیہ داخل ہوا۔ اس وقت آپ بطور استاد جامعہ سلفیہ میں موجود تھے۔ لیکن ہمارے درمیان احترام کا رشتہ قائم تھا بہت عزت دیتے تھے۔ خصوصاً جب میں مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد جامعہ میں لوٹ آیا اور بطور مدیرِ تعلیم کام کا آغاز کیا تو پھر پہلے سے زیادہ احترام دینے لگے۔ یہ وقار محض دیکھاؤ کا نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں ہوتا اور سچے دل اور پوری وفاداری سے نظام کی پابندی کرتے۔ میرے منع کرنے کے باوجود تمام آداب بجالاتے۔ یہ ان کا بڑا پن تھا۔ وہ واقعی میری دل سے قدر کرتے تھے۔ ہمارے درمیان بہت گہرا تعلق تھا، بلکہ ہم ایک دوسرے کے گھر کے فرد تھے۔ ایک دوسرے کے بچوں سے محبت اور تعلق تھا خصوصاً میرے بچوں کو بہت پیار کرتے تھے۔ ان کے بچوں کی شادیاں ہونیں تو تمام تر انتظامات میں نے کیے جس پر بے حد مسرور نظر آتے تھے۔ اپنے خاندان کے ہر فرد کو میرا بھرپور تعارف کراتے تھے۔

جامعہ سلفیہ میں تعمیر و ترقی کا سلسلہ جاری رہتا اس کی تحسین کرتے۔ دفاتر مکمل ہوئے تو بے حد خوش ہوئے اور فرماتے کہ یہ آپ کے ذوق اور حسن انتظام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس پر تحدیثِ نعمت کے طور پر افتخار کا اظہار کرتے۔ ہر آنے والے مہمان کو جامعہ کی تاریخ کا ارتقائی مراحل سے آگاہ فرماتے اور خوب تعریف کرتے۔ جامعہ میں منعقد ہونے والے تمام پروگرامز میں شریک ہوتے حتیٰ المقدور خدمت بجالاتے اور کامیابی پر داد تحسین فرماتے تھے۔

قاری محمد رمضان حقیقت میں جامعہ سلفیہ کی پہچان تھے۔ جامعہ اور قاری صاحب لازم و ملزوم تھے۔ تمام دینی اور جماعتی حلقوں میں آپ کا یہی تعارف تھا۔ اکابر جماعت کی اس حسین یادگار کے آپ امین تھے۔ پوری

دیانت داری سے اپنے فرائض انجام دیتے، جہاں جاتے آپ کا موضوعِ سخن جامعہ سلفیہ ہوتا اور اسی کا تعارف کرواتے تھے۔

قاری صاحب کے ساتھ میری چالیس سالہ رفاقت رہی۔ مجال ہے اس پورے عرصہ میں کبھی ناراض ہوئے ہوں۔ ہمیشہ مسکراتے اور خندہ پیشانی سے ملنے تعاون کا یقین دلاتے، اچھی اور قابلِ عمل تجاویز دیتے۔ جامعہ کی ترقی کے لیے فکر مند ہوتے۔ ان کی خواہش ہوتی کہ جامعہ ہمیشہ ممتاز اور درجہ اول پر نظر آئے۔ دیگر اداروں سے موازنہ کرتے ہوئے جذباتی ہو جاتے اور جامعہ سلفیہ کے خلاف کوئی بات سننے کے لیے تیار نہ ہوتے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ عرصہ نے 48 سال تک جامع مسجد الفردوس میں بطور خطیب خدمات انجام دیں۔ گلبرگ سی کے کینوں میں آپ بہت معروف اور ہر دل عزیز تھے۔ چھوٹا بڑا، مرد، عورت آپ کا احترام کرتے

قاری محمد رمضان حقیقت میں جامعہ سلفیہ کی پہچان تھے۔ جامعہ اور قاری صاحب لازم و ملزوم تھے۔ تمام دینی اور جماعتی حلقوں میں آپ کا یہی تعارف تھا۔

اور آپ بھی ان کی خوشیوں اور غمیوں میں برابر شریک ہوتے تھے۔ خصوصاً جامع مسجد کے بانیان اور ذمہ داران کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا، آپ ان کے خاندان کے فرد شمار ہوتے تھے۔ حاجی اقبال، حافظ محمد داؤد عمران، خرم، حاجی محمد سلیم، میاں نعیم اور حافظ محمد اسلم صاحبان کے ساتھ بہت پیار کرتے۔ حافظ محمد اسلم صاحب نے خود بتایا کہ وہ چالیس سال سے مسجد میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں اور قاری محمد رمضان صاحب متواتر چالیس سال سے ان کا قرآن سن رہے ہیں اور روزانہ خلاصہ بھی بیان کرتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ قاری صاحب نمود و نمائش سے کوسوں میل دور تھے اور نہ ہی اشتہار بازی کو پسند کرتے تھے۔ بڑی خاموشی سے دین کی خدمت کرتے تھے۔ یہ ان کے خلوص اور للہیت کا نتیجہ ہے کہ عرصہ دراز تک ایک ہی جگہ خدمت اسلام کرتے رہے۔

قاری صاحب مرحوم بہت خوددار تھے۔ میں نے

ذاتی طور پر ان کو بہت صابر و شاکر پایا۔ کبھی بھی مشاہیر کے بارے میں بات نہ کرتے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے جامعہ کی بغیر تنخواہ کے خدمت کی ہے۔ آن شدت کے ساتھ احساس ہوتا ہے کہ ان کے پائے کا قاری کسی اور جگہ لاکھوں کماتا لیکن انہوں نے رضائے الہی کے لیے جامعہ میں رہنا پسند کیا۔ جامعہ نے ان کی رحلت کے بعد ان کے صاحبزادے قاری احمد فرحان کو شعبہ حفظ القرآن الکریم میں خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ یہ نوجوان بہت صلاحیت کا مالک ہے اور اپنے والد مرحوم کی طرح خوش اخلاق اور ملنسار ہے۔ بہت عمدگی سے تمام معاملات اور مسائل کو حل کرنے کا ملکہ رکھتا ہے۔ امید ہے یہ اپنے والد گرامی کی کمی کو پورا کرے گا۔ ان شاء اللہ!

قاری صاحب مرحوم کا جامعہ کی انتظامیہ کے ساتھ بھی بہت اچھا تعلق تھا۔ میاں فضل حق ان کی بہت قدر کرتے تھے۔ ان کے بعد میاں نعیم الرحمن بھی بڑے

احترام سے پیش آتے تھے۔ صوفی احمد دین مرحوم کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ قاری صاحب ان کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتے تھے اور باہمی مشاورت سے جامعہ سلفیہ کے امور طے کرتے تھے۔ اب بھی آپ بہت ذمہ داری ادا کر رہے تھے۔ جامع مسجد غفور نعیم عبد اللہ گارڈن میں شعبہ حفظ القرآن کے صدر مدرس اور منتظم اعلیٰ تھے۔ حاجی بشیر احمد صدر جامعہ اور جناب خالد پرویز (جو کہ مسجد غفور نعیم کے ناظم ہیں) کے ساتھ نہایت خوشگوار تعلقات تھے۔ تقریباً روزانہ ایک دوسرے سے رابطے میں رہتے تھے اور تمام پروگرام باہمی مشاورت سے طے کرتے تھے۔

بلاشبہ قاری محمد رمضان صاحب مرحوم نے بھرپور زندگی گزاری اور قرآن کے خادم بن کر یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔ آپ کی وفات قابلِ رشک ہے اور حسن خاتمہ کی علامت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی، ملی، تعلیمی، اصلاحی خدمات قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ بشری لغزشوں کو معاف کرے۔ تمام لواحقین اور متعلقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!



الاسلام ڈائری 2016ء

- ✽ جماعتی جذبوں کی آئینہ دار
- ✽ ایک دعوت ایک پیغام
- ✽ ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دسمبر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔ اشتہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار نوڈلر	2500/- روپے
ایک صفحہ اشتہار ایک کلر	1500/- روپے
نصف صفحہ ایک کلر	1000/- روپے

نوٹ: ڈائری میں مرکزی جمعیت اہل حدیث سے منسلک اضلاع اور تحصیلوں کے نظم (یعنی تفصیلی کابینہ) شائع ہو رہے ہیں۔ ذمہ دار حضرات جلد رابطہ کریں۔ (شکریہ)

شناختی کارڈ (محمد بشیر انصاری) 34101-3207371-5
رابطہ: اہلحدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 042-37720257
055-4443265

بڑھاپہ حملہ بھارتی سازش ہے

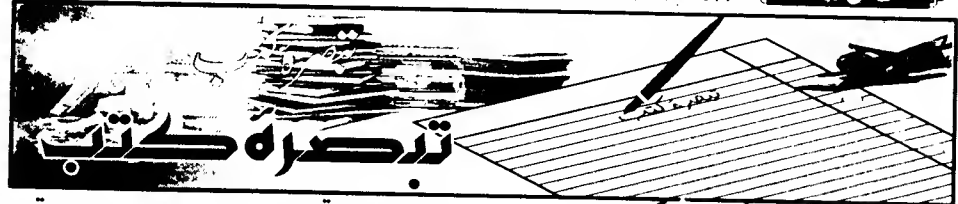
✽ اسلام آباد: آپریشن ضرب عضب میں افواج پاکستان کی بھرپور کامیابی انڈیا کے لیے بڑی ذلت ناک ہے۔ پاکستان میں امن کا قیام انڈیا کے لیے موت کا پیغام ہے۔ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد حافظ مقصود احمد نے کہا کہ پاکستان میں دہشت گردی کے لیے افغانستان کی سرزمین کا استعمال ہونا قابل افسوس اور قابل مذمت ہے۔ انڈیا افغانستان کے ذریعے پاکستان میں مداخلت کر رہا ہے۔ لیکن اسے اپنے ناپاک عزائم میں کبھی کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ پاکستان کی افواج کی دفاع وطن کے لیے قربانیاں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ پوری قوم افواج پاکستان کی پشت پر متحدہ و متفق ہے۔ جنرل راجیل شریف کے پختہ عزم سے پاکستان ان شاء اللہ امن کا گہوارہ اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوگا۔

منجانب: ایم این اے سلفی میڈیا سیل اسلام آباد

خطبہ جمعہ المبارک

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث و یوتھ فورس مروت شی کے زیر اہتمام جامعہ محمدیہ اہلحدیث مروت شی ضلع بہاولنگر میں 23 اکتوبر کا خطبہ جمعہ المبارک للکار اہلحدیث حافظ رانا محمد ظلیق خاں پرسوری نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ ارشاد فرمائیں گے۔ احباب سے شرکت کی اپیل ہے۔

منجانب: مرکزی جمعیت اہلحدیث و یوتھ فورس مروت شی ضلع بہاولنگر



تذکرہ مولانا محی الدین لکھوئی

مرتبہ: محمد اسحاق بھٹی
تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوئی
صفحات: 554 قیمت: درج نہیں
ناشر: مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور
تبصرہ نگار: (مولانا) عبدالسلام زاہد

علم اسماء الرجال یعنی ائمہ حدیث کے حالات، تذکار اور تراجم، مسلمانوں کا وہ طرہ امتیاز ہے جو انہیں دیگر اقوام، ادیان اور مل سے سر بلند کرتا ہے۔ تاریخ عالم میں ائمہ دین علماء امت اور مصلحین قوم کے سوانح اگر کسی قوم نے احاطہ تحریر میں لائے ہیں تو وہ صرف مسلمان ہیں۔

آغاز اسلام سے لے کر اب تک لاکھوں اعیان ملت کے کوائف حیات تاریخ کا بے مثال حصہ بن چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک مبارک کڑی ہے جس میں بنیادی طور پر تو حضرت مولانا محی الدین لکھوئی کے حالات خدمات اور خاندان کا تذکرہ ہے اور ساتھ ہی ساتھ خاندان لکھوئی کے بڑے اور چھوٹے تقریباً پچاس افراد کا ذکر خیر بھی آگیا ہے۔ بہر حال حضرت مولانا محی الدین لکھوئی کی زندگی معاصرین اور اخلاف کے لیے منارہ نور اور مبلغین و خطباء کے لیے شعلہ راہ اور مدرسین کے لیے وجہ افتخار ہے۔

الغرض حضرت مولانا محی الدین لکھوئی کو بہ حیثیت منتظم و یکمیس تو کمال اور اگر بہ لحاظ استاذ دیکھا جائے تو عجیب جلال بطور معلم انتہائی مؤدب اور باعتبار باپ کمال مشفق اور اجتماع سنت میں بے مثال وعظ و تبلیغ میں انتھک بہ کثرت ذکر و تذکار سے معمور تجزیہ میں مشغول اور تلاوت قرآن میں معروف بالجملہ نیکی اور خیر کے کام میں ہی تن مکن خدمت خلق اور فلاح انسان کے جذبہ سے معمور ہیں ہمارے مدوح حضرت مولانا محی الدین لکھوئی۔ لکھوئی خاندان کے چشم و چراغ اور حضرت مولانا محی الدین لکھوئی کے صاحبزادے گرامی قدر اور حضرت مولانا معین الدین لکھوئی کے داماد ذی وقار وینی و دنیاوی دونوں قسم کے علوم سے بہرہ ور پنجاب یونیورسٹی لاہور کے جلیل القدر پروفیسر اور جامع مسجد مبارک اہل حدیث ریلوے روڈ لاہور اسلامیہ کالج کی تاریخی مسجد کے خطیب جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوئی حفظہ اللہ نے اس

کتاب پر ایک وقیع، پر مغز اور معلومات سے بھرپور مقدمہ تحریر فرما کر کتاب کی افادیت دو چند بنا دی ہے۔ جبکہ مؤلف کتاب ذہبی دوراں جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب حفظہ اللہ معروف مؤرخ اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں جن کے قلم حقیقت نگار سے کئی کتب داخسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب حضرت بھٹی صاحب حفظہ اللہ کے خاندان لکھوئی کے ساتھ پون صدی پر مشتمل تعلقات کی تفصیلی دستاویز ہے جس میں جناب بھٹی صاحب نے چھوٹے بڑے واقعات کو شستہ سلیس اور خوب صورت انداز میں حوالہ قرطاس کیے ہیں کہ قاری اس کو مکمل پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نیز اس سے حضرت بھٹی صاحب کے قوت حافظہ کی تحسین کیے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ جس سے اسلاف کے حفظ و ضبط کے محیر العقول واقعات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ان سطور کا عاجز راقم جناب بھٹی صاحب کی کمال یادداشت اور قوت حافظہ کا یقینی شاہد ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے شہر گو جرانوالہ کے ایک معروف اہل حدیث آدھتی مہر محمد وزیر رحمہ اللہ جو کہ ۱۹۴۹ء کو فوت ہوئے ان کے ایک صاحبزادے میاں محمد افضل صاحب کئی سال سے امریکہ میں سکونت پذیر ہیں۔ چند سال پہلے پاکستان تشریف لائے اس دوران راقم الحروف کے ساتھ قبرستان کلاں میں ایک جنازے کے لیے موجود تھے کہ حضرت بھٹی صاحب حفظہ اللہ بھی اسی جنازے میں تشریف لائے تو راقم نے میاں محمد افضل صاحب سے کہا آؤ بھٹی صاحب کو مل لیتے ہیں ملاقات میں سلام اور حال و احوال کے بعد راقم نے بھٹی صاحب سے پوچھا کہ ان (میاں افضل) کو جانتے ہیں؟ تو حضرت بھٹی صاحب نے بغیر کسی تاہل کے برجستہ ان کے متعلق اور ان کے والد مہر محمد وزیر کے بارے کافی معلوماتی اور دل چسپ باتیں سنا دیں۔

بہر حال مجموعی لحاظ سے کتاب انتہائی مفید ہے جس کو ہر معلم و معلم اور واعظ و مبلغ کے زیر مطالعہ آنا چاہیے جہاں یہ کتاب معنوی حمان سے مملو ہے وہاں مکتبہ اسلامیہ کے ذمہ داران نے اس کو صوری اعتبار سے بھی بڑے خوبصورت انداز میں طباعت کے مراحل سے گذرا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

✽✽✽✽✽

طب و صحت

مغزیات پروٹین کے ماخذ ہیں

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما میں ہمارے ہاں مغزیات کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ مغزیات قوت بخش غذا کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ مغزیات بچہ میں جن سے درخت بنم لیتے ہیں۔ مغزیات کا استعمال نامعلوم تاریخ سے ہے بلکہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کے ابتدائی دور میں مغزیات کا استعمال بطور غذا ہوتا تھا پھر ان کا استعمال کم ہونے لگا اب تحقیقات جدید کی روشنی میں پھر مغزیات کا استعمال بڑھنے لگا ہے۔ مغزیات میں اخروت، بادام، ناریل، مونگ پھلی، کاجو، پستہ وغیرہ شامل ہیں۔ بعض مغزیات میں قوت بخش اجزاء بہت مقدار میں ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق 15 تا 20 فیصد پروٹین 50 تا 60 فیصد روغن 9 تا 12 فیصد کاربوہائیڈریٹ 3 تا 5 فیصد کیلوریز اور معدنیات کئی ایک فیصد ہوتی ہیں۔ معدنی اجزاء میں پوٹاشیم صحت بخش، سوڈیم جوانی برقرار رکھنے والے کیلشیم اور گندھک کے اجزاء ہوتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق سو گرام مغزیات کے استعمال سے چھ سو حرارے (کیلوریز) پیدا ہوتے ہیں۔ اسی مقدار میں گندم استعمال کیا جائے تو تین سو اتھارہ حرارے پیدا ہوتے ہیں اور سو گرام کھجوروں میں دو سو تراسی حرارے پیدا ہوتے ہیں۔ سبزیوں کے مقابل مغزیات میں زیادہ روغن ہوتا ہے۔ ان میں مجموعی وزن کا نصف تیل پیدا ہوتا ہے، روغن پیدا کرنے کی خاصیت کے سبب ہی اس میں توانائی پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ جس قدر پروٹین (کئی اجزاء) مغزیات کے اندر ہوتے ہیں اس قدر سبزی میں نہیں ہوتے، قدرتی طریقہ علاج کے عالمی ماہر ڈاکٹر کیلوگ کا کہنا ہے کہ تمام نباتاتی خوراک میں سب سے عمدہ پروٹین مغز کے اندر ہوتی ہے۔ یہ حیوانات کے گوشت سے بھی زیادہ طاقت بخش ہے۔

شاہ بلوط اور اخروت کا دودھ دوسرے تمام دودھوں کے مقابل پانچ گنا طاقت بخش ہے۔ یہ امر ہمیشہ پیش نظر رہے کہ مغزیات کے اندر جو پروٹین ہوتا ہے وہ مزاج کے اعتبار سے سرد ہوتا ہے اور اسے ہضم

کرنے کے لئے جسم کے اندر حرارت درکار ہوتی ہے اس لئے ناتواں اشخاص جن کے اندر مغزیات ہضم کرنے کے لئے صلاحیت کم ہوتی ہے وہ اس سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھا سکتے، اس لئے لوگ مغزیات کا استعمال اعتدال سے کریں تو بہتر ہے۔

مغز کو اس کی طبعی حالت میں ہی استعمال کرنا چاہیے، خام مغز کی بھیگی ہوئی چکنائی جسم کے لئے بہت فائدہ مند ہے اس سے دل اور اس کی شریانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ خام مغز اس لئے محفوظ ہے کہ اس کا اندرونی چھلکا سخت ہوتا ہے جو جراثیم کو روکنے کے لئے مؤثر ہوتا ہے۔ مغز کو اس کی افادیت اور خصوصیات کے ساتھ طویل عرصے تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ مغز کو آسانی سے ہضم کرنے کے لئے ایک طریقہ یہ ہے کہ اسے خوب چبا کر استعمال کریں۔ پستہ اور بادام کو استعمال سے چند گھنٹے قبل پانی میں بھگو رکھیں کہ وہ نرم ہو کر جلد ہضم ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ انہیں پیس کر چھڑک کر استعمال کیا جاسکتا ہے اس طرح یہ زود ہضم ہو جائے گا ورنہ بغیر پکائے مغز زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ مغزیات کو اگر دودھ یا شہد یا دیگر مشروبات کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ بہتر ہضم ہو جاتا ہے اس طرح غذائیت تو حاصل ہو جاتی ہے مگر ریاح پیدا نہیں ہوتے۔

بادام کا دودھ ایک عمدہ غذا ہے اور بہترین مشروب ہے جس کے اندر پروٹین وافر مقدار میں ہوتی ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے۔ خون کی کمی آنتوں کے امراض موتی جھڑے میں اس کے فوائد بہت ہیں؛ جگر میں بھی مفید ہے۔ مونگ پھلی سے نظام ہضم کی کمزوری اور خرابیاں رفع ہوتی ہیں۔ قبض کشا ہے اور گیس خارج ہوتی ہے۔ ناریل، گیس، ناسور، بواسیر اور اعصابی کمزوری میں مفید ہے۔ اخروت گنٹھیا میں مفید ہے۔ پستہ خون کی کمی اور اعصابی خرابی کو صحیح کرتا ہے۔ البتہ وہ لوگ جنہیں فشار خون کی شکایت ہو وہ موسم سرما میں مغزیات سے احتیاط کریں۔ یوں بھی ہر چیز کا استعمال حد اعتدال میں مناسب ہوتا ہے اس لئے اسے اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کے لئے بھی مغزیات کا استعمال مفید ہے، موسم گرما میں مغزیات کا استعمال بہت کم ہوتا ہے البتہ سرد مزاج کے مغزیات کا

استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بادام کے مغز کا سفوف بنا کر دودھ پر چھڑک کر ہمیشہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک عمدہ ٹانک ہے بالخصوص ایسے لوگوں کے لئے جو اعصابی کمزوری، خون کی کمی اور یادداشت متاثر ہوتا یا حافظہ کی کمزوری کی شکایت کرتے ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں اور طلبہ کے لئے یہ ایک نہایت عمدہ غذا و دوا ہے اور قدرت کی اس نعمت سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

خط و کتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطلب احمد
 سلیم موٹر عامرہ اقبال، لاہور۔ فون 042-37803520

مولانا محمد ابراہیم میرپوری صاحب کی آمد!

مرکزی جمعیت المجتہدین برطانیہ کے ممتاز رہنما و خطیب اسلامک و ملیٹری ٹرسٹ برمنگھم کے چیئرمین حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میرپوری 9 اکتوبر کو کمبلیش ایک ماہ کے دورہ پر پاکستان پہنچ گئے۔ علامہ اقبال ایئر پورٹ لاہور پر ان کے احباب نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اگلے روز وہ اپنے آبائی شہر کوٹلی آزاد کشمیر پہنچ گئے۔ ان سے رابطے کا نمبر درج ذیل ہے: 0346/0348-5164398

حافظ شریف اللہ شاہ کی پاکستان آمد!

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے رہنما اور خطیب بریڈ فورڈ سعادت حج حاصل کرنے کے بعد 9/10/15 کو دس روز کے دورہ پر پاکستان تشریف لائے ہیں وہ اپنے قیام کے دوران قائدین اور احباب جماعت سے ملاقات کریں گے۔ ہم انہیں سعادت حج پر مبارکباد اور پاکستان آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

منجانب: محمد عمران مجاہد فیروز ٹوٹوال (شیخوپورہ)

اظہار تعزیت

پچھلے دنوں جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئلہ محمد ظریف خان شوکوٹ سٹی میں انتظامیہ اور اساتذہ کا اجلاس زیر صدارت رئیس الجامعہ سیف الرحمن خان یوسف زئی منعقد ہوا جس میں دارالسلام لاہور کے جنرل منبر حافظ عبد العظیم اسد کی والدہ محترمہ جناب مولانا عبد المالک مجاہد کی خوش دامن کی وفات پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کے ساتھ ساتھ پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار بھی کیا گیا۔

منجانب: قاری محمد حمزہ کی پرنسپل جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئلہ محمد ظریف خان

امام اعظم محمد رسول اللہ کا نفرس

مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر اوکاڑا کے زیر اہتمام 14 ویں سالانہ امام اعظم کا نفرس بتاریخ 14 نومبر 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ! مقررین: الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی، حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب، سید سبطین شاہ نقوی، مولانا منظور احمد صاحبزادہ محمد عبداللہ گل، مولانا محمد یحییٰ عارفی، مولانا محمد نواز چیمہ میاں محمود عباس ناظم پنجاب، مفتی کفایت اللہ شاکر، مولانا ناصر مدنی اور حافظ عثمان شاکر دیگر علماء کرام خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: مرکزی جمعیت اہلحدیث اوکاڑا سٹی۔
رابطہ: 0321-6959452 - 0300-7532590

ہفت روزہ تبلیغی پروگرام

اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل جھنگ کے زیر اہتمام جامع مسجد اہلحدیث حسن خان چند بھروانہ میں مؤرخہ 18 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشاء ہفت روزہ افادہ اسلام پروگرام منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں پروفیسر احسان العزیز چوہان صاحب صدر AYF ضلع جھنگ اور قاری شاہد ندیم محمدی صاحب جنرل سیکرٹری AYF تحصیل جھنگ خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: ناظم اطلاعات و نشریات AYF تحصیل جھنگ

چھبیسواں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

اہلحدیث: مؤرخہ 28 اکتوبر 2015ء بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد بیت المکرم اہلحدیث میڈ گاہ روڈ ظفر وال زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس ظفر وال زیر سرپرستی حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفر وال۔ مقررین: مولانا قاری محمد حنیف ربانی (کاموکی) حافظ علامہ طارق محمود یزدانی (گجرات) صاحبزادہ ابوبکر سلطان یزدانی (فاروق آباد)۔ نوٹ: اسماء فارغ ہونے والے حفاظ کرام اور نوعلما کرام کو اسناد دی جائیں گی۔

منجانب: جامعہ حریم ظفر وال ضلع نارووال

ضرورت رشتہ

ضلع ڈیرہ غازی خان کے ایک نوجوان عمر 32 سال زمیندار صحیح العقیدہ (دوسری شادی کے لیے) ایک عالمہ کارشتہ درکار ہے۔ ذات پات اور جہیز کی کوئی قید نہیں۔ اہلحدیث ہونا لازمی ہے جو مدرسہ چلانے میں معاون بن سکے۔

رابطہ: 0336-8607515

مسلمان آپس میں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں

بہارِ اسلام آباد۔ حج کی سعادت حاصل کر کے واپس آنے والے حاج کرام نے کہا ہے کہ حکومت سعودیہ کی طرف سے اس سال بھی بہترین انتظامات تھے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ان کی حکومت کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے جنہوں نے اتنے بہترین انتظامات کیے۔ جس کی بدولت دنیا بھر سے آنے والے لاکھوں مسلمانوں نے پر امن ماحول میں حج کے فرائض انجام دیے۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز حاج کرام کے وفد نے حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ارکان وفد میں چودھری محمد یوسف سلفی، حافظ شہباز حسن، چودھری محبوب احمد، ڈاکٹر عزیز الرحمن، ایم این اے سلفی و دیگر شامل تھے۔ اس موقع پر حافظ مقصود احمد نے کہا کہ الیکٹرانک میڈیا پر بعض اسکندروں نے سانحہ منی کو خواہ مخواہ بڑھا چڑھا کر مسلمانان عالم کو پریشان کرنے کے علاوہ حکومت سعودیہ کو بدنام کر کے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جو کہ نہایت ہی قابل مذمت بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ آپس میں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں اور ایسے شر پسند عناصر کی سازشوں کو ناکام بنا دیں۔

سانحہ منی حجاج کی بد نظمی کا نتیجہ ہے

بہارِ فیصل آباد۔ ایسوسی ایشن آف ایشین حجاج کے کنوینر حافظ شفیق کاشف نے کہا ہے کہ سانحہ منی عازمین حج کی بے صبری، بد نظمی اور فکری تنگ نظری کا نتیجہ ہے وہ سعودی عرب سے واپسی پر آگنا نزرز کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت پر بعض شر پسند عناصر کی تنقید بلا جواز ہے جو اس افسوسناک واقعہ پر اپنی سیاست چمکا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاپتہ حجاج کی اکثریت بھی شہداء میں شامل ہے۔ عازمین حج اپنے پاس شناخت نہیں رکھتے اس لیے ان کی شناخت میں مشکلات پیش آرہی ہیں اور حج عیزن مکمل ہونے تک لاپتہ عازمین حج کا پتہ چالانا ناممکن ہے۔ شفیق کاشف نے کہا کہ ایسے حادثات کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ سعودی ہدایات پر عمل کیا جائے اور تمام مکاتب فکر کے اکابرین حجاجوں کو سعودی علماء کے فتوؤں کے مطابق جمرات پر ننگریاں مارنے سمیت دیگر مناسک حج میں اجازت دیں تو ایسے حادثات سے بچا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت کو چاہیے کہ وہ منی اور عرفات میں سعودی معلمین کی طرف سے عازمین کو معاہدوں کے مطابق سرورسز فراہم نہ کرنے پر بلیک لسٹ کرے تاکہ مشاعر مقدسہ میں انتظامات کو بہتر بنایا جاسکے۔ پریس سیکرٹری

106 ویں سالانہ کانفرس

مرکزی جامع مسجد اہلحدیث پل ایک سیالکوٹ کے وسیع میدان میں 13، 14، 15 نومبر 2015ء (تین روزہ 106 ویں سالانہ اہلحدیث کانفرس منعقد ہو رہی ہے۔ خطبہ جمعۃ المبارک علامہ سینیئر پروفیسر ساجد میر صاحب ارشاد فرمائیں گے۔ ملک بھر سے جمید علماء کرام تشریف لائیں گے۔ تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں۔ منجانب: ملک اورنگزیب، صدر و اراکین مسجد ہذا

ضروری اعلان

مولانا عمران بٹ ولد جمیل بٹ سابق خطیب جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث کراؤل ذیلدار کالا خطائی روڈ (تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ) جن کو چند وجوہ کی بناء پر مسجد سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ ان کے پاس مسجد ہذا کی رجسٹری کی نقل موجود ہے جس کے ذریعہ جعلی رسیدیں چھپوا کر وہ مسجد مدرسہ کے نام

پر اپنی ذات کے لیے چندہ جمع کر رہا ہے۔ اہلحدیث احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ مولوی عمران بٹ کا مسجد ہذا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا اسے اس مسجد مدرسہ کے نام پر کوئی چندہ نہ دیا جائے۔ نوٹ: مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل فیروز والا نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔

منجانب: انتظامیہ جامع مسجد ہذا

اخبار الجماعۃ

مولانا محمد خان بن صدر دین کی وفات

﴿﴾ مولانا محمد خان چک نمبر ۱۲ علی آباد تحصیل سانگلہ کے رہنے والے تھے میری ان سے پہلی ملاقات ان کے نواسے ظہیر ولہ کے شادی کے موقع پر ہوئی۔ گھنی داڑھی، سانولا رنگ درمیانہ قد، بارعب آنکھیں، پیشانی پر کثرت سجود کے نشانات اور چہرے پر عیلت کے آثار نمایاں تھے مجھ سے کہنے لگے: ”حافظ صاحب! ہمارے گھر میں پرچہ ”الہدیٰ“ آتا ہے ہم آپ کا کالم ”احکام و مسائل“ بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اس سے ہمیں بہت دینی رہنمائی ملتی ہے۔“

وہ کافی عرصہ سے دم کی بیماری میں مبتلا تھے جب مرض شدت اختیار کر گیا تو انہیں الانیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروا دیا گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ انہیں شوگر اور دل کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ بالآخر وہ وقت آپہنچا جو ہر ذی روح کے لیے مقدر ہے۔ مؤرخہ ۲۹ ستمبر بروز منگل دوپہر بارہ بجے اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی۔ اللہ وانا الیہ راجعون!

پسماندگان میں ان کا اکلوتا بیٹا ظہیر ولہ اور تین بیٹیاں ہیں تمام اولاد پر اسلامی تربیت کے اثرات نمایاں ہیں ان کے نواسے، نواسیاں اور پوتے پوتیاں سب اسلامی اقدار کے حامل ہیں۔ ان کے بیٹے عبداللطیف ولہ نے بیماری اور اس سے پہلے بہت خدمت کی، مولانا مرحوم آخر وقت تک ذکر و اذکار میں مشغول رہے حتیٰ کہ جب بے ہوشی کا دورہ پڑا تو اس دوران بھی وضو کرنے کی حالت طاری رہی انہوں نے آخری وقت میں وصیت کی کہ میرا جنازہ جامعہ سلفیہ کے استاذ حدیث مولانا حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ پڑھائیں چنانچہ ان کی وصیت کے مطابق نماز عشاء کے بعد حافظ صاحب نے انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ جنازہ پڑھایا نماز جنازہ میں اکثر علماء اور طلباء شامل تھے پروفیسر محمد یونس ظفر جوہری نے بایں الفاظ انہیں تحسین پیش کیا کہ

مولانا محمد خان نے ہمارے ادارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے درس نظامی کی تعلیم مکمل کی، حافظ محمد گوندلوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے انہوں نے چوک اعظم، چوک منڈا، چیچہ وطنی اور ڈبلکٹ میں دینی خدمات انجام دیں، سینکڑوں کی تعداد میں ان کے تلامذہ ہیں جو ان کے لیے باذن اللہ صدقہ جاریہ ثابت ہوں گے۔

انہوں نے چوک اعظم کے نواح کے ایک گاؤں میں مسجد الہدیٰ تعمیر کروائی، پھر چوک اعظم میں ایک بڑی مسجد کی بنیاد رکھی ان دونوں مساجد میں آج قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گونجتی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ اپنی رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

غزوة: حافظ عبدالستار الحماد میاں چنوں

خطبہ جمعہ المبارک

﴿﴾ مرکزی جمعیت الہدیٰ چک نمبر 136 دس۔ آر کے زیر اہتمام 25 ستمبر 2015ء کا خطبہ جمعہ المبارک مسجد الفیصل الہدیٰ میں مولانا محمد یعقوب حیدری نے فضائل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ احباب قرب و جوار سے کثیر تعداد میں تشریف لائے۔

شفیق الرحمن جزل سیکرٹری AYF چک 136/10-R

حافظ عمران تبسم کو صدمہ

﴿﴾ الہدیٰ یوتھ فورس پنجاب کے صدر حافظ عمران تبسم صاحب کے نانا جان قضاے الہی سے وفات پا گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نیک سیرت اور متدین تھے ان کی نماز جنازہ حافظ عمران تبسم نے چک چٹھہ حافظ آباد میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، کارکنان یوتھ فورس سمیت حلقہ سے کثیر تعداد میں افراد شریک ہوئے۔ قبر پر دعا مولانا عطاء اللہ محمدی امیر شہر نے

کروائی۔ رابطہ عمران تبسم: 0301-4856989

منجانب: عطاء الرحمن حقانی ناظم دفتر AYF پاکستان

درخواست دعائے صحت

﴿﴾ قاری محمد حنیف ربانی صاحب فاضل جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئٹہ محمد ظریف خان گزشتہ دنوں روزہ ایکٹیوٹ کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: قاری محمد حمزہ مکی پرنسپل جامعہ تعلیم القرآن

والحدیث کوئٹہ محمد ظریف خان

سانحہ منی پر امت مسلمہ غمزہ ہے

اسلام آباد (.....) عید الاضحیٰ کے روز منی میں پیش آنے والے سانحہ نے پوری امت کو غمزہ کر دیا ہے۔ اس سانحہ میں شہید ہونے والوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت اونچا مقام ہوگا۔ کیونکہ وہ حالت احرام میں لبیک پکارتے ہوئے عظیم دن میں ایک عظیم عبادت میں مصروف تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے امیر مرکزی جمعیت الہدیٰ اسلام آباد حافظ مقصود احمد نے کہا کہ حادثہ منی انتہائی افسوس ناک ہے۔ یعنی شاہدین کے مطابق یہ حادثہ بعض حجاج کرام کی غلطی سے پیش آیا جنہوں نے مخالف سمت چلتے ہوئے پیدل راستے کو بلاک کر دیا۔ مکہ مکرمہ کے ہسپتالوں میں زخمیوں کا بے ہوش ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ حادثہ کسی گہری سازش کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ حج کے موقع پر مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع اسلام دشمن قوتوں کو بہت چھپتا ہے۔ آنے والے دنوں میں تحقیقات سے حادثہ کے اسباب کا پتہ چل جائے گا اس حادثہ میں جتنے بھی شہداء ہیں خواہ ان کا تعلق پاکستان سے ہے یا دیگر ممالک سے ان کے لواحقین سے ہم اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت میں اونچا مقام عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے کو ایران اور مغربی ممالک جس طرح سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں یہ مناسب نہیں۔ ایران کے صدر کی طرف سے اسے اقوام متحدہ کے اجلاس میں پیش کرنا اسلام اور مسلمانوں کی توہین ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے اجلاس میں قائدین نے کہا ہے کہ سانحہ منی سعودی حکومت کے انتظامات میں نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض حجاج کی غلطی کی وجہ سے پیش آیا۔ یعنی شاہدین کے مطابق سٹریٹ نمبر 204 پر مخالف سمت سے حجاج کی ایک بڑی تعداد گھرے لگائی ہوئی آئی اور ان حجاج کی وجہ سے یہ سانحہ پیش آیا۔ الیکٹرانک میڈیا پر بعض لیکنروں کی طرف سے سعودی عرب پر تنقید سراسر تعصب ہے۔ ان خیالات کا اظہار سینیٹر نائب امیر مرکزی جمعیت الہدیٰ پاکستان علامہ عبدالعزیز حنیف اور امیر مرکزی جمعیت الہدیٰ اسلام آباد حافظ مقصود احمد نے مرکزی جمعیت کے ایک اجلاس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ماسوا ایران کے دنیا کے کسی ملک نے سعودی حکومت کے انتظامات پر تنقید نہیں کی بلکہ اس سال سعودی حکومت نے حجاج کی خدمت کے لیے پہلے سے بھی زیادہ اور بہتر انتظامات کر رکھے تھے۔ (ایم این اے سلفی میڈیا سیل اسلام آباد)

اپنی سابقہ روایات کی امین

کتاب وسنت کی آئینہ دار

انا للہ وانا الیہ راجعون!

قاری عبدالرحمن سلفی خطیب اسلام آباد کے والد صاحبزادہ حافظ عبدالباسط مدنی صدرالجمعیۃ یوتھ فورس ضلع ایک کے سرگرمی مرکزی جمعیت الہدیۃ یوٹی کے رہنما بزرگ عالم دین ولی کامل مولانا قاری فضل الرحمن یکمینی بروز جمعرات 2015ء کو قضائے الہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!۔۔۔ مرحوم جماعت کے انتہائی متحرک ساتھی تھے۔ دعوت و تبلیغ میں پیش پیش تھے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد چکی گاؤں میں 2 سال کا طویل عرصہ گزارا۔ سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن وسنت کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ قاری صاحب کے ماشاء اللہ 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں۔ 3 بیٹے حافظ قرآن اور خطیب ہیں۔ گاؤں کی تاریخ میں قاری صاحب کا جنازہ سب سے بڑا جنازہ تھا۔ قاری صاحب کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ میں جماعت کے کبار علماء کرام بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ ان کی سینات کو معاف فرمائے۔ حسنت کو قبول فرمائے۔ آمین! جو لوگ فون پر تعزیت کرنا چاہیں وہ ان نمبروں پر رابطہ کریں۔ 0301-5173297 قاری عبدالرحمن سلفی (بیٹا) 0308-4967800 صاحبزادہ عبدالباسط مدنی (واماد)

یکم نومبر تک بکنگ جاری ہے۔

عظیم خوشخبری

الإحسان ڈائری

2016

بہت جلد منظر عام پر آرہی ہے

احباب جماعت اشاعت کے لیے حسب سابق اپنے فون نمبرز اشتہارات کے لیے جلد رابطہ کریں۔

ڈائری انتہائی نفیس اور عمدہ کاغذ پر پرنٹ ہوگی۔ ان شاء اللہ!

ناظم دفتر الجمعیۃ یوتھ فورس پاکستان 106 راوی روڈ لاہور

0300-4324407 - 0332-4224407

عطاء الرحمن حقانی

رابطہ

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر 70010101053034

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر 034575451199

شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

رابطہ نمبر دہشتی

00971507346751

رابطہ نمبر عودی عرب

00966592793211

0345-7545119

0313-7545119

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتنی معاین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور نفاذ کی موافقت بھی لازمی ہے یہ وہی نہیں سکتا کہ فونی چیخ ہوں اور کئے کباب روٹ بروٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوشش خوری بھی کی جائے اور تہ امت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور زلزلہ کام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا نہیں نہیں یہ طویل ترین ریاضت جہد اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار مسکلی وغیر مسکلی مرینوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدا نخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفا سے کاملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹریز سے چائیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

صداع	بند زل	مرگی	کڑل پڑنا	پلوری	دل میں سوراخ	دائمی قبض	فالج
عصابہ	نخیر	قولنج	کیرا	بلڈ پریشر	دل کوال بند ہونا	ایپینڈیکس	جنون
شقیقہ	مونہرہ سے بدبو	رعشہ	عظم نند و رقیہ	کولسزول	بھوک بند ہونا	بھگنیر	اعصابی کمزوری
سبات	رال بہنا	مالی خویا	دمہ	انجائنا	بھوک کی زیادتی	گیس	تخدر الاعضاء
بے خوابی	لکنت	نیش	تپ دق	دل کا دورو	السر	یوریا	ایڈ ہرما
خواب میں ڈرنا	انسیان	دل ڈوبنا	ٹی بی	تھیلایمیا	اماس	کریٹینن	سدا جوانی

Email:hakeemkarimbhti@hotmail.com ہیکم حاجی عبدالکریم بمبئی نئی منڈی صبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش



گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

محنتی اور لے روزگار

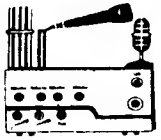
خواتین حضرات کیلئے خوشخبری

ہمیں شہر لاہور کیلئے محنتی افراد کی ضرورت ہے
جو ہماری پروڈکٹس (ایزی پیپر سوپ) سکول کالج
یونیورسٹیز اور مارکیٹ میں سیل کر سکیں

آمدن 10 تا 15 ہزار ماہانہ
کھانا، رہائش
ڈسٹری بیوٹرز اور سیلز مین

ایزی ایسویسی ایشی لاهور

0300-9409635
0311-9409635



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (ماہر مائیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
اینڈ سائونڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

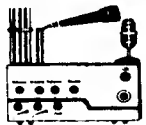
یونٹ، مائیک ہارنٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے



پروپرائیٹرز محمد عثمان

ہمارے ہاں نئے وپرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

ضرورت رشتہ

ارائیں برادری سے بیٹا عمر 24 سال تعلیم بی اے۔
برسر روزگار۔ خوبصورت و سیرت۔ تعلیم یافتہ
بیٹی کا رشتہ درکار ہے۔ اوکاڑہ، قصور قرب و جوار
سے والدین رابطہ قائم کریں۔

رابطہ: عبدالرحمن راجوال، ضلع اوکاڑہ
موبائل: 0336-3000730

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

پراچین مرکزی بیورو انٹرنیٹ ایپل شیڈیو فرزن قس و سکے

عظمت صحابہ اہلبیت

فرقہ واریت قطع نہالانہ

انشا اللہ

نواہ

تمام کلام احمد از قراں طہر ہو سکے انشا اللہ

عبدالغفار نقی

عبدالغفور طہر

شاہنشاہ احمد

عبدالغفور طہر

عبدالغفور طہر

عبدالغفور طہر

16	مركز مہر سلفیہ	مركز مہر سلفیہ	16	فارق الرحمن بنی	فارق الرحمن بنی
17	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	17	حافظ محمد عباس	حافظ محمد عباس
18	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	18	قاری عابد الی ظہیر	قاری عابد الی ظہیر
19	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	19	مولانا عبدالغفار نقیب	مولانا عبدالغفار نقیب
20	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	20	مولانا محمد آصف	مولانا محمد آصف
21	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	21	انتیاز احمد علی	انتیاز احمد علی
26	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	26	افتخار احمد طاہر	افتخار احمد طاہر
27	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	27	مولانا شبیر حسین	مولانا شبیر حسین
28	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	28	مولانا محمد سلمان اعظم	مولانا محمد سلمان اعظم
29	جانب مہر سلفیہ	جانب مہر سلفیہ	29	مولانا پرفیسر شہناز الدینی	مولانا پرفیسر شہناز الدینی

0321 7865884 سجاد احمد انصاری

0300 7491413 مولانا افتخار احمد طاہر

0302 6650645 مولانا اعجاز احمد یزدانی

0300/6485910

0300-7491413

0347-4133915

مركزی بیورو انٹرنیٹ ایپل شیڈیو فرزن قس و سکے

حافظ فارق الرحمن بنی ناظم تبلیغ

محمد نعیم بٹ

مختار احمد

عبدالستار خالد

طارق محمد

گھونگھٹ میرج حال
بچا کھیالی روڈ گوجرانوالہ

حلیف بٹانی

ناصر مین

فضل احسان

سید شاہد

31 اکتوبر 2015

محمد عارف

مُعظم عارف خطیب جامع مسجد عارف مہاجرین روڈ
0300-643430

معجون تسکین دل



دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ 500 روپے
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب نار	آب اورب	ورق نقرہ	خارش
آب بنی	آب بنی	شہد خاں	نہن سفید	نور ہند
زعفران	مرورید	ورق طلا	شہد	بادرنگ
ارشد	گل سرخ	گل نیل	خودہ	ورق قندلی
سندل سفید	طباشیر	آب	ہریم جٹ	مغز بادام
گل بنی	ایچی خورد	نور ہاشی	گل سرخ	

فیشن فوڈس سٹار لائن ڈی گراؤنڈ سٹریٹ کالونی فیصل آباد

پاکستان بھر میں
فوری
ہوم ڈیلیوری
0314-3085577

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

فیصل قیمت 3000 روپے وزن 600 گرام

معجون قوت اعصاب زعفرانی

133 اسیہ مرگب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگ مٹھ	مغز بندق	آردرما	جوہر آبن
مصلی	جلوتری	نچ	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشت چاندی
مرورید	دارچینی	اکر	لاچی خورد	بچ کا کچ	شکوفہ اذخر
ورق طلا	لوگ	مائیں	لاچی کلاں	گل عشق بچ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جز موٹے	ترنجبین	مالچر	
مغز چانورہ	مغز بادام	رس کواکی	بہن سفید	گوند کتیرہ	

محرم الحرام
1437
بیت القرآن لاہور

5

ملنگری بازار فیصل آباد

24 ویں سالانہ
حکام الاسلام
ان شاء اللہ تعالیٰ
توکل علیہ
ہوئے

حضرت مولانا محمد حیدر خان قاری
ہمدلعزیز مقدر

حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ
بیت القرآن لاہور

حضرت مولانا سید شفیق حسین خان صاحب
فازتہ سلام

حضرت مولانا طارق محمود دانی صاحب
اندا زلامہ شہر مدینہ

حضرت مولانا ذاکر الرحمن صاحب
AYF پاکستان

حضرت مولانا عبدالرشید بخاری صاحب
بیت القرآن لاہور

مرکزی جمعیت اہل حدیث اہل حدیث یوتھ فورس فیصل آباد
300-7297547
041-2642724

شکریہ بصد شکر یہ بصد شکر یہ

ہم اپنے معزز جماعتی احباب کے تہہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے ہم پر اعتماد کرتے ہوئے عمرہ سیزن 2014-15 میں کاروان الحدییہ کے ساتھ سعادت عمرہ حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری حرمین شریفین کو قبول فرمائیں۔ اور بار بار حاضری کا موقع نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بھنگ شریع

الحمد لله



ماہ صفر اور

ربیع الاول کے لئے

فوری بھنگ کروائیں

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین ہاٹل

تمام انزلا سز کی سستی ٹکٹوں کیلئے رابطہ کریں۔

گورنمنٹ سے منظور شدہ علاقہ بھر کا سب سے پہلا ادارہ جو 25 سال سے آپ کی خدمت میں مصروف عمل ہے

زائرین حرمین کیلئے تحائف • معلوماتی کتب حج و عمرہ • ہینڈ بیگ • تسبیح طواف

برانچ آفس

0301
6837566
0334
4356170

قاری فاروق تبسم

0300 6596439
حافظ عبدالسلام ہاشمی

0301 6814942
محمد سعید احمد

زبیر پیرزے ستر بالمقابل علی میرج ہاٹل کھڑیاں خاص

برانچ آفس

0333-0321 6662422
محمد کجی مدنی

میٹیاں ستر بالمقابل ایم سی بی بینک
ستیاء روڈ جمال فضل آباد

041-8557315-16

بھیڈ آفس

0301 4966505 0333 4194280 0300 4236407
عاجزہ محمد اعجاز
عاجزہ محمد نعیم
انان لارڈ بانی

بالمقابل یسٹ ڈیز ہینڈ ستر
فاروق آباد

056 3877266



A product of **BMA** Pharma

BMA
Since 1952

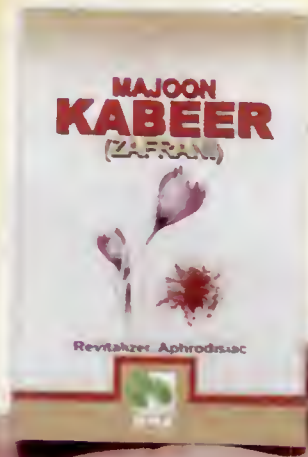
MAJOON KABEER (ZAFRANI)

معجون کبیر
(زعفرانی)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا جو جھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



سی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

حَدَّثَ النَّاسَ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ "بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔"

ذیوسپرستی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

تعارف

ابو ہریرہؓ سرسٹ
لاہور پاکستان ط



کے ذریعہ
خدمت خلق کے
سفیر
رواں دواں

جناب
اعوان
ملک
اظہر فرماں
سیکرٹری جنرل

بنیاد
میاں
محمد طیب
سرپرست

محافظ
محرمین
محمود لیس آزاد
نائب ذیوسپرستی جمعیت اہل حدیث
پاکستان

مضبوط
پر عزم
مینجمنٹ

شعب خدمت خلق

نادار و غریب گھرانوں کیلئے

شعب اصلاح معاشرہ

برائیوں کے خاتمے کیلئے

لاہور

سینئر ایڈووکیٹ محمد آصف چوہان اور میاں طاہر محمود ایڈووکیٹ
کی زیر نگرانی مجبور لوگوں کی قانونی راہنمائی کیلئے

ابو ہریرہ اسلامک سیکلری سکول

حفظ القرآن الکریم کے ساتھ میٹرک تک
100% رزلٹ - لاہور بورڈ سے الحاق شدہ

جامعہ صراط مستقیم للبنات

صرف مقامی خواتین کیلئے
علوم اسلامیہ و درس نظامی

حقائق محبت کے اصولوں کے عین مطابق

شعبہ جنرل فزیشن (آؤٹ ڈور) - شعبہ چلڈرن (آؤٹ ڈور)

شعبہ حادثات - شعبہ گائنی (آؤٹ اینڈ ان ڈور)

شعبہ جنرل سرجری (ان ڈور) - لیب - الراساؤنڈ

ایبویلیس سروس اور فارمیسی کی سہولیات سے آراستہ

ابو ہریرہ (ٹرسٹ) ہسپتال - تمام آپریشن

ماہر سرجن - FCPS کی زیر نگرانی

گائنی ان ڈور

اوقات کار:

قیام سے لے کر کام تک کی تفصیلات کیلئے تفصیلی بروشر کا مطالعہ فرمائیں۔

شام 5 بجے تا 10 بجے رات

ہیڈ آفس: داروغہ والا، لاہور۔ پاکستان

0300-4880673 0423-6851945

ابو ہریرہؓ سرسٹ
لاہور پاکستان ط

شعبہ
نشر
واشاعت